

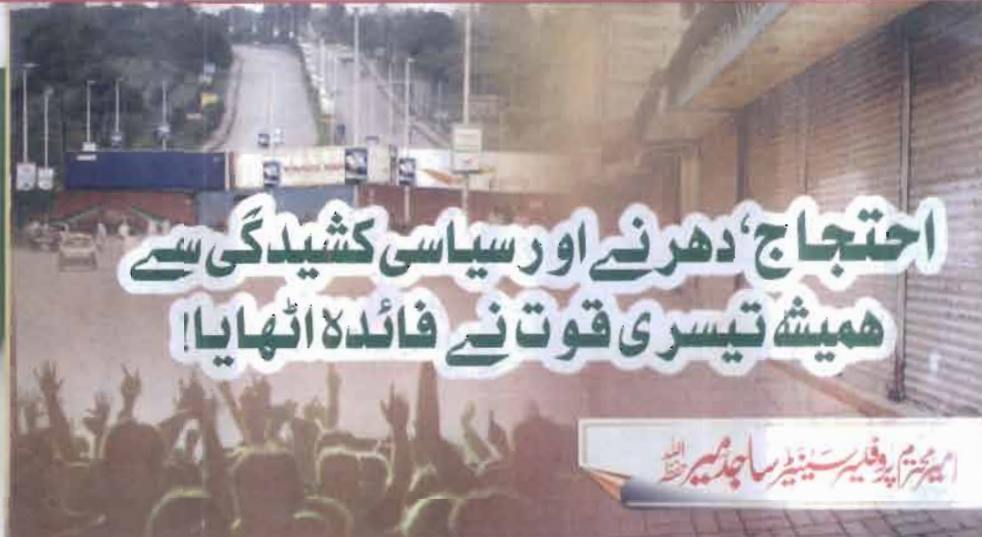


حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت اسماعیل علیہ السلام

ہفت روزہ
پاکستان
کراچی

جلد: 47 | 10 تا 16 صفر 1438ھ | 11 تا 17 نومبر 2016ء | شمارہ: 44



احتجاج دھرنے اور سیاسی کشیدگی سے
ہمیشہ تیسری قوت نے فائدہ اٹھایا!

ایم پی اور فیڈرل سینیٹر ساجد میر

دنیوی و آخروی نجات..... اطاعت رسول ﷺ کے ساتھ

اطيعوا الله واطيعوا الرسول

مکہ مکرمہ پر حملہ
ایک شرمناک اور
ناقابل معافی
جرم!



تحریک آزادی کشمیر
شہیدوں کا ہو
بالآخر رنگ لائے گا۔



اپنی منیگیٹر سے تصویر طلب کرنا..... ۱۴



حافظ قرآن کی سرفارش..... ۱۴



خداوند کی اطاعت..... ۱۴

پاکستان
ہفت روزہ

درس قرآن

باب پروفیسر احمد حماد

بھول چوک پر عدم مواخذہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا﴾ (البقرہ: 286)

”اے ہمارے رب! ہم اگر بھول گئے ہوں یا ہم نے خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔“

اللہ تعالیٰ کا انسانوں پر اور بالخصوص مسلمانوں پر کتنا کرم ہے کہ وہ انسانوں کو ہدایت کے سرچشمہ سے منور کرنے کے بعد بھی انہیں بخشش کے ذرائع اور طریقوں سے آگاہ کرتا ہے تاکہ میرے بندے کسی طرح سے عذاب و سزا سے بچ جائیں اور اپنے لیے مغفرت اور کامیابی کا سامان کر لیں۔ غلطی سے اگر کہیں نافرمانی اور عصیان کر بیٹھیں تو انہیں یقین کروایا ہے کہ نادانی اور بھول چوک پر اللہ رحیم و کریم مواخذہ نہیں فرمائیں گے۔ کیونکہ اس کلمے میں نسیان اور خطا پر مواخذہ نہ کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔

نسیان یہ ہے کہ آدمی سمع و طاعت کی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے کوئی چیز بھول جائے اور خطا یہ ہے کہ اپنی ناتجہی سے کسی کام کو غلط طور پر کر بیٹھے۔ اگرچہ یہ چیزیں اللہ کریم کی طرف سے معاف ہیں لیکن معاف شدہ چیزوں کے معافی کی درخواست بندے کی طرف سے غایت درجہ خشیت کا اظہار ہے جس سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رحمت و عنایات کے مزید دروازے کھلتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف تھے پھر بھی آپ ﷺ استغفار میں زیادہ سے زیادہ مشقت اٹھاتے تھے۔ جب آپ ﷺ سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں یہ نہ چاہوں کہ اپنے رب کا شکر گزار بندہ بنوں۔

اس درخواست کو اللہ کریم نے شرف قبولیت بخشا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: [رفع عن أمتي الخطأ والنسيان وما استكرهوا عليه]

”میری امت سے بھول چوک اور جس (گناہ) پر اسے مجبور کر دیا گیا ہو، اس کی ذمہ داری اٹھائی گئی ہے۔“

جبکہ ایک اور مقام پر یہ حدیث اس طرح مروی ہے:

[إن الله تجاوز عن أمتي الخطأ والنسيان وما استكرهوا عليه] (ابن ماجہ، بیہقی)

”اللہ تعالیٰ نے میری امت کی بھول چوک سے اور جس کام پر اسے مجبور کر دیا جائے، اس سے درگزر فرمایا ہے۔“

حقیقت یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے ان دعاؤں کو قرآن کریم میں اس مؤثر انداز میں بیان کرنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان دعاؤں کو قبول فرمایا، ورنہ وہ خود واضح فرمادیتا کہ یہ دعائیں قابل قبول نہیں ہیں۔

درس حدیث

باب پروفیسر عبدالرحمن لدیانوی

کبیرہ گناہ

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: الْكَبَائِرُ؛ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِينِ الْعَمُوسِ]۔

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بڑے گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا، والدین کی نافرمانی، کسی انسان کو ہلاک کرنا اور جھوٹی گواہی دینا ہیں۔“ (بخاری)

رسول اکرم ﷺ اپنی امت کو دنیا و آخرت کی رسوائی سے بچانے کے لئے ہر ممکن کوشش فرماتے اور دین و دنیا کی بھلائی کے اصول بیان کر کے قیامت تک کے مسلمانوں کو عقائد و اعمال کی درستگی کی تعلیم دیتے تاکہ نیک اعمال کی رغبت اور برے کاموں سے نفرت پیدا ہو جائے۔ اس حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے چار ایسے کام بیان فرمائے جن کا تعلق کبیرہ گناہوں کے ساتھ ہے۔

گناہ کی دو اقسام ہیں ایک کبیرہ اور دوسرے صغیرہ۔ کبیرہ گناہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے جب کہ صغیرہ گناہ نیک اعمال کرنے سے ہی معاف ہو جاتے ہیں۔ اسی بنا پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کے فوراً بعد کوئی نیکی کر لو وہ نیکی اس گناہ کو ختم کرنے کا سبب بن جائے گی۔“ وضو کرنے سے بہت سے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ کبیرہ گناہوں میں کچھ کا تعلق عقائد کے ساتھ ہے اور کچھ کا معاشرے کے ساتھ ہے۔ جو فہرست اس حدیث میں بیان ہوئی ان میں پہلے نمبر پر کبیرہ گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا ہے۔ اللہ کریم کو سب سے زیادہ غصہ اسی بات پر آتا ہے کہ کوئی کسی کو اس کے ساتھ شریک بنائے شرک کو ہی اللہ نے بہت بڑا ظلم قرار دیا ہے اور اعلان فرمایا ہے کہ میں ہر ایک کو معاف کر دوں گا مگر شرک کرنے والے کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔ ہاں اگر شرک موت سے پہلے پہلے شرک سے توبہ کر کے عقیدہ توحید پر قائم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو معاف کر دے گا۔

دوسرا کبیرہ گناہ والدین کی نافرمانی ہے، والدین کی خدمت بہترین عبادت ہے اور ان کی نافرمانی اللہ کے غضب و کدورت دیتی ہے۔ اس دور میں اکثر لوگ اس کبیرہ گناہ کے مرتکب پائے جاتے ہیں۔ والدین کا نافرمان دینا بھی رسوا ہوتا ہے اور آخرت میں بھی عذاب میں رہے گا۔ تیسرا کبیرہ گناہ کسی انسان کو ناحق قتل کرنا ہے، انسانی جان بڑی قیمتی ہے اسے قتل کرنا صرف تین صورتوں میں جائز ہے وہ بھی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ مکمل تحقیق کے بعد جرم ثابت ہو جائے تو اس کو قتل کر دے، وہ شادی شدہ ہونے کے باوجود بدکاری کرے یا مرتد ہو جائے یا کسی انسان کو کسی وجہ کے بغیر قتل کر دے اس بڑے گناہ کی وجہ سے معاشرہ کا امن تباہ ہو جاتا ہے اور جو تھا کبیرہ گناہ جھوٹی گواہی دینا ہے۔ اس جرم میں بھی بہت سے لوگ ملوث پائے جاتے ہیں۔ ان چاروں کبیرہ گناہوں سے بچ کر آخرت بہتر بنانے کی فکر کرنا چاہیے۔

حوثی باغیوں کی مکہ مکرمہ پر ناپاک جارحیت!

پچھلے دنوں اس افسوسناک خبر نے امت مسلمہ میں غم و غصہ کی لہر دوڑا دی کہ یمن میں حوثی باغیوں کی طرف سے مکہ مکرمہ (جو مسلمانوں کا دینی و روحانی مرکز و محور ہے) پر میزائل حملے کی مکرہ و ناپاک کوشش کی گئی۔ سکڈ میزائل مکہ مکرمہ کے قریب فضا میں تباہ کر دیا گیا۔ سعودی اتحاد نے اپنے اعلامیے میں باور کرایا ہے کہ میزائل حوثی باغیوں کی طرف سے گذشتہ روز داغا گیا تھا۔ یہ سکڈ میزائل مکہ مکرمہ سے ۶۵ کلومیٹر دور فضا میں تباہ کر دیا گیا اور کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ بعد ازاں عرب اتحاد نے فوجی کارروائی کرتے ہوئے لڑاکا طیاروں کے ذریعے اس مقام کو حملے کا نشانہ بنا کر تباہ کر دیا جہاں سے یہ میزائل داغا گیا تھا۔

امام کعبہ رئیس شہون حرمین شریفین الشیخ عبدالرحمن السدیس رحمہ اللہ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ یمن کے حوثیوں نے میزائل سے صرف مکہ مکرمہ کو نشانہ بنانے کا سنگین جرم نہیں کیا بلکہ مکہ پر حملہ کر کے ڈیڑھ ارب مسلمانوں پر حملہ کیا ہے۔ آپ نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ باغیوں نے مقدس مقامات کو نشانہ بنانے اور ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرنے کی مذموم کوشش کی ہے۔ مرکز اہل حدیث ۱۰۶ راوی روڈ لاہور سے امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر کی قیادت میں حوثی باغیوں کی طرف سے میزائل سے مکہ مکرمہ کو نشانہ بنانے کی مذموم کوشش کے خلاف دفاع حرمین ربلی نکالی گئی اور ربلی سے خطاب کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ ”حوثی باغیوں کی جارحیت اور بڑھتی ہوئی کشیدہ صورت حال کے پیش نظر حرمین شریفین کے دفاع کے لیے فوری طور پر پاک فوج کے خصوصی دستے سعودی عرب بھیجے جائیں۔ مکہ مکرمہ پوری دنیا کے مسلمانوں کی عقیدتوں کا محور و مرکز ہے۔ اس کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنا اور میزائل سے حملہ کرنا عالم اسلام کے خلاف سب سے بڑا حملہ ہے اور عالم اسلام کی تاریخ میں سب سے زیادہ شرمناک حادثہ ہے۔“

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ گذشتہ سال سے یمن کے حوثی باغیوں نے سعودی عرب کے مختلف مقامات کو نشانہ بنانے کا ناپاک سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اسی مہینہ میں سعودی عرب کے خلاف پانچ سو کلومیٹر سے زیادہ فاصلے تک مار کرنے والا میزائل فائر کیا۔ اخباری اطلاعات کے مطابق ۱۹ اکتوبر کو ایک لمبی رینج کے میزائل سے طائف کے قریب ایئر بیس کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ ترجمان کے مطابق کنگ عبدالعزیز انٹرنیشنل ایئر پورٹ جدہ بھی باغیوں کی ہٹ لسٹ پر ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ یمن کے حوثی باغی مذاکرات کی بجائے ان کا ہدف سعودی عرب ہے جس کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں جو قابل صد مذمت ہے۔

سعودی عرب جہاں سارا سال اہل اسلام پوری دنیا سے حرمین شریفین کی زیارت، نیز مکہ مکرمہ میں حج اور عمرہ کے لیے کشاکش کشاکش اور قافلہ در قافلہ چلے آتے ہیں حاسدین بیت اللہ کے طواف و دیگر مناسک حج و عمرہ کے اجتماع سے جلتے رہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی ولادت سے پہلے کا یہ عبرت ناک واقعہ ہے جس کا ذکر سورہ الفیل میں اصحاب الفیل کے حوالہ سے موجود ہے۔ جسہ کے بادشاہ کی طرف سے یمن میں ابراہیم الاشرم گورنر تھا۔ اس نے صنعاء کے مقام پر ایک بہت بڑا عیسائی گرجا (عبادت گھر) تعمیر کیا اور کوشش کی کہ لوگ خانہ کعبہ کی بجائے عبادت اور حج و عمرہ کے لیے اُدھر آیا کریں۔ یہ بات اہل مکہ اور دیگر قبائل عرب کے لیے سخت ناگوار تھی۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص نے ابراہیم کے بنائے ہوئے عبادت خانے کو غلاظت سے پلید کر دیا۔ جس کی اطلاع اس کو کر دی گئی کہ کسی شخص نے اس گرجا کو ناپاک کر دیا ہے۔ جس پر اس نے خانہ کعبہ کو ڈھانے کا مذموم عزم کر لیا اور ایک

مدیر اعلیٰ
بشیر الانصاری
ایم اے

☆ جناب پروفیسر ساجد میر عبدالغفور راشد

☆ جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 رسول اللہ کی نری اور شفقت..... (مطلبہ حرم)
- 9 اطاعت رسول
- 10 حقیقی کامیابی کے لیے دعوت مگر
- 13 مکہ مکرمہ پر حملہ..... ناقابل معافی جرم
- 14 تمل غیرت..... اسلامی نقطہ نظر
- 16 تحریک ختم نبوت اور علمائے اہل حدیث
- 19 یاد رفتگان (مولانا شمعون عابد بلوچ)
- 20 طب و صحت
- 21 کارروائی انتخابی اہلاس AYF پاکستان
- 24 اخبار الجماعہ

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور ترسیل زرینہ پتہ کے نام کی جائے

پتہ: ہفت روزہ ”اہل سنت“ چوک اہل سنت

(المعرفہ پتہ چوک) 106 راہی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37725525 فیکس: 042-37720257

E-mail: weekyahlehadith@yahoo.com

سالانہ ذریعہ تعاون پیشکش کے لیے

یہ ان بینک برانچ کو: 0211 اکاؤنٹ نمبر: 0100270239

بدل اشتراک

- | | |
|---------------|-------------|
| سالانہ | 600/- روپے |
| ششماہی | 350/- روپے |
| بذریعہ بی بی | 650/- روپے |
| بی بی مالک سے | 6000/- روپے |
| نی پرچہ | 20/- روپے |

سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”بشیر پرنٹ ان“ شاہ خالد ناؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

لشکر جرار لے کر مکہ مکرمہ پر حملہ آور ہوا۔ چند ہفتے بھی اس کے ساتھ تھے۔ جب یہ لشکر وادیِ محسر کے پاس پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے ابابیل پرندوں کے غول بھیج دیئے جن کی چونچوں میں کنکریاں تھیں۔ جو چنے یا مسور کے دانے کے برابر تھیں۔ جس فوجی کے بھی یہ کنکری لگتی وہ پکھل جاتا، اس کا گوشت جھڑ جاتا اور بالآخر مر جاتا۔ اس طرح لشکر تباہ ہو کر رہ گیا۔ خود ابرہہ کا بھی صنعا پہنچتے پہنچتے یہی انجام ہوا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی حفاظت فرمائی۔ جب ابرہہ کا لشکر مکہ کے قریب پہنچا تھا تو لشکر نے نبی کریم ﷺ کے دادا جو کے کے سردار تھے ان کے اونٹوں پر قبضہ کر لیا۔ جس پر سردار عبدالمطلب نے آکر ابرہہ سے کہا کہ تو میرے اونٹ واپس کر دے جو تیرے لشکریوں نے پکڑے ہیں۔ باقی رہا خانہ کعبہ کا مسئلہ جس کو تو ڈھانے کے لیے آیا ہے تو تیرا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ وہ اللہ کا گھر ہے وہی اس کا محافظ ہے، تو جانے اور بیت اللہ کا مالک (اللہ) جانے۔ چنانچہ جو خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لیے آیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو ناکام کر دیا (اور تباہ و برباد کر دیا)۔ (تفسیر احسن البیان: ص ۹۹۱)

ابرہہ اور اس کے لشکر کے عبرتناک انجام سے موجودہ دور کے ابرہوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے جو حرمین شریفین کے تقدس، حرمت اور امن و امان کو پامال کرنا چاہتے ہیں۔ مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے بلد الامین قرار دیا ہے جس پر قبضہ کرنے والے دشمن حسب سابق ناکام و نامراد ہوں گے۔ جس شہر پر محمد عربی ﷺ کا پرچم لہرا چکا ہے وہاں کسی اور کا پھر یہاں نہیں ٹھہر سکے گا اور نہ ہی کسی کا چراغ جل سکے گا۔ حرمین شریفین کا تحفظ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ سعودی عرب کی علاقائی سلیت کے دفاع کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

سعودی عرب کے ساتھ محبت و عقیدت اور دینی تعلقات اس قدر گہرے اور مضبوط ہیں جو کسی شک و شبہ سے بالاتر ہیں۔ چنانچہ پاکستانی قوم حرمین شریفین کے تحفظ، حرمت و تقدس کے لیے جان و دینا عین سعادت سمجھتی ہے۔ سعودی عرب ہمارا محسن ملک ہے اس نے ہر آڑے وقت میں ہمارا بھرپور ساتھ دیا۔

۱۹۷۱ء میں جب وطن عزیز اپنی کی سازشوں اور غیروں کی دشمنی سے دولخت ہو، شاہ فیصل رحمہ اللہ بچوں کی طرح بلک بلک کر روتے رہے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں شاہ فیصل نے پاکستان کو دفاع کے لیے اپنے وسائل مہیا کرنے کی پیشکش کی۔ سعودی عرب میں لاکھوں کی تعداد میں پاکستانی بسلسلہ روزگار مقیم ہیں جو اربوں کا زر مبادلہ ہر سال اپنے ملک ارسال کرتے ہیں۔ ہمارا ملک جب بھی کسی ارضی و سماوی آفت کا شکار ہوا تو سعودی عرب نے بے پناہ امداد کی۔ اسی طرح جب پاکستان نے ایٹمی دھماکہ کیا تو یورپ اور اس کے حلیف ممالک نے پاکستان پر بہت سی پابندیاں عائد کر دیں اس وقت تو یہ سعودی عرب ہی تھا جو پاکستان کو مفت تیل مہیا کرتا رہا۔ ایسے حالات میں اگر سعودی عرب پر کوئی مشکل وقت آیا تو پوری قوم سعودی عرب کے ساتھ کھڑی ہوگی۔ پھر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان اور اس کی ذیلی تنظیمیں اپنے امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر کے ایک اشارے پر سعودی عرب جانے کے لیے فوراً تیار ہوں گے اس لیے کہ

دنیا کے بت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا ہم پاسباں ہیں اس کے وہ پاسباں ہمارا

سیاسی کشیدگی سے ہمیشہ تیسری قوت نے فائدہ اٹھایا۔ پروفیسر ساجد میر

چند اداروں کی بالادستی کا نام قومی سلامتی نہیں پارلیمنٹ جمہوریت اور آئین کی بالادستی کو بھی یعنی بنانے کی ضرورت ہے۔ AYF کے کارکنان سے گفتگو

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ سیاسی کشیدگی سے ہمیشہ تیسری قوت نے فائدہ اٹھایا۔ پانامہ لیکس کا معاملہ عدالت میں ہے، انتظار کرنے کی بجائے سیاسی شعبہ بازی اور انارکی کا کیا مقصد ہے؟ سیاسی جماعتوں کو جمہوریت کے استحکام میں معاون بننا ہوگا اس لیے کہ جمہوریت ہوگی تو انکی سیاست بھی زندہ رہے گی۔ چند اداروں کی بالادستی کا نام قومی سلامتی نہیں۔ پارلیمنٹ، جمہوریت اور آئین کی بالادستی کو بھی یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔ ہفتہ کے روز مرکزی دفتر میں اہل حدیث یوتھ فورس کے ارکان سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ جب بھی پاکستان استحکام اور ترقی کی شاہراہ پر چلنے لگتا ہے ایک منصوبہ بندی کے تحت سازشیں شروع ہو جاتی ہیں۔ امریکہ بھارت اور اسرائیل مل کر پاکستان کو عدم استحکام سے دوچار کر رہے ہیں۔ سیاسی اور معاشی عدم استحکام انہی کے ایجنڈے کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی و مذہبی جماعتوں کو حالات کا ادراک کرنا چاہیے۔ احتساب بلا تفریق ہونا چاہیے۔ کسی ایک جماعت یا شخص کو ہدف بنانا مناسب نہیں ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے مزید کہا کہ پانامہ لیکس کے معاملے پر سپریم کورٹ نے فریقین کو نوٹس جاری کر دیے ہیں۔ فیصلے کا سب فریقین کو انتظار کرنا چاہیے۔ فیصلے سے پہلے اپنا فیصلہ سنانا اور اسلام آباد بند کرنا انتہائی نامناسب فعل ہے۔ قانونی بالادستی ہمیشہ مقدم رہنی چاہیے۔ احتجاج، توڑ پھوڑ اور سیاسی کشیدگی کا فائدہ ہمیشہ تیسری قوت نے اٹھایا۔

جناب مولانا حافظ
ابو محمد عبدالستار احمد
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلاطین کلاں میاں چنل ناہیال پاکستان
Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: markaz.dirasat@gmail.com

احکام و مسائل

حافظ قرآن کی سفارش

سوال میں ایک دینی تقریب میں شامل ہوا وہاں ایک بچے نے قرآن مجید حفظ کیا تھا ایک عالم دین نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ حافظ قرآن اپنے دس رشتے داروں کی سفارش کرے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی کیا یہ حدیث ہے؟ اگر ہے تو اس کی کیا حیثیت ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب کتب حدیث میں مذکورہ حدیث بایں الفاظ مروی ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے قرآن پڑھا اور اسے حفظ کیا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور اس کے گھر والوں میں سے دس ایسے افراد کے حق میں اس (حافظ قرآن) کی سفارش قبول کرے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔“ (ابن ماجہ: ۲۱۶)

امام ترمذی نے بھی اس حدیث کو بیان کیا ہے لیکن اس میں مزید درج ذیل الفاظ ہیں: ”اس نے قرآن کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا۔“ ترمذی فضائل القرآن: ۲۹۰۵

امام ترمذی خود اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”یہ حدیث غریب ہے اس کی دوسری کوئی سند نہیں۔ نیز مذکورہ سند صحیح نہیں کیونکہ اس کی سند میں حفص بن سلیمان نامی ایک راوی ہے جو فن حدیث میں کمزور ہے۔“

واضح رہے کہ مذکورہ راوی امام عاصم کے مشہور راوی حفص بن سلیمان ہیں جن کی روایت قرآن ہمارے ہاں برصغیر میں مشہور و متداول ہے۔ اس کے متعلق امام بخاری فرماتے ہیں: ”محدثین نے اسے ترک کر دیا ہے۔“ (کتاب الضعفاء: ۵۰)

امام نسائی نے بھی اسے متروک الحدیث قرار دیا ہے۔ (کتاب الضعفاء: ۱۳۳)

اگر کسی نے اسے ثقہ کہا ہے تو فن قراءت میں اسے قابل اعتماد کہا گیا ہے بہر حال حدیث میں اس کی مرویات قابل حجت نہیں ہیں۔

اس حدیث کے دوسرے راوی کثیر بن زاذان ہیں جن کے متعلق امام ابو حاتم رازی اور امام ابو زرعہ رازی فرماتے ہیں ”شیخ مجہول“ یہ بھی مجہول شیخ ہیں۔ (الجرح والتعديل: ج ۲ ص ۱۵۱)

امام العصر علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کو سخت ضعیف قرار دیا ہے۔ (ضعیف الترغیب: ج ۱ ص ۴۳۲)

بہر حال ہمارے واعظین کو چاہیے کہ وہ روایات کی چھان پھنگ کے بعد انہیں بیان کیا کریں۔ واللہ اعلم!

وراثت کا ایک مسئلہ

سوال ہماری رشتہ دار عزیزہ فوت ہوئی ہے ترکہ میں اس نے ایک زیور چھوڑا ہے جس کی مالیت پچیس ہزار (۲۶،۰۰۰) روپے ہے۔ پسماندگان میں شوہر ایک بیٹی اور والدین ہیں انہیں مرحومہ کے ترکہ سے کیا کچھ ملے گا؟

جواب قرآن کریم کی صراحت کے مطابق اگر فوت ہونے والی خاتون کی اولاد ہے تو اس کے خاوند کو چوتھا حصہ ملتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر ان بیویوں کی اولاد ہے تو تمہارے لیے چوتھا حصہ ہے۔“ (النساء: ۱۲)

مرحومہ کی بیٹی کو اس کے ترکہ سے نصف دیا جائے گا جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: ”اگر ایک ہی لڑکی ہے تو اسے ترکہ سے نصف دیا جائے۔“ (النساء: ۱۱)

اولاد کی موجودگی میں والدین کو چھٹا چھٹا حصہ دیا جاتا ہے یعنی والد کو بھی چھٹا اور والدہ کو بھی اس کے برابر چھٹا حصہ دیا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر میت کی اولاد ہو اور والدین بھی تو والدین میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہے۔“ (النساء: ۱۱)

درج بالا تفصیل کے مطابق ورثاء اور ان کے حصص درج ذیل ہیں:

| شوہر | بیٹی | والد | والدہ |
|---------------|---------------|---------------|---------------|
| $\frac{1}{4}$ | $\frac{1}{2}$ | $\frac{1}{6}$ | $\frac{1}{6}$ |

تقسیم کے لیے بنیادی مسئلہ جسے اصل المسئلہ کہا جاتا ہے بارہ ہے۔ اس میں سے تین شوہر چھ بیٹی دو والد اور دو والدہ کے ہیں۔ جب ان حصص کو جمع کیا تو یہ تیرہ ہیں۔ جب حصص اصل مسئلہ سے بڑھ جائیں تو فرائض کی اصطلاح میں اسے عول کہا جاتا ہے۔ اب حصص میں تھوڑی تھوڑی کمی کر کے تمام ورثاء کو پورا پورا تقسیم کیا جائے گا۔ اس عول پر سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے۔

چونکہ کل ترک چھیس ہزار ہے اسے جب تیرہ پر تقسیم کیا تو ایک حصہ دو ہزار نکلتا ہے۔ خاوند تین حصے یعنی $2 \times 3 = 6000$ ، بیٹی کو 6 حصے یعنی $2 \times 6 = 12,000$ ، باپ کو دو حصے یعنی $2 \times 2 = 4,000$ اور والدہ کو بھی دو حصے یعنی $2 \times 2 = 4,000$ ۔ جواب کی پڑتال کے لیے ان حصص کو جمع کیا یعنی $4,000 + 4,000 + 12,000 + 6,000 = 26,000$ ۔ واللہ اعلم!

خاوند کی اطاعت

سوال

میرزا یہ سوال ہے کہ شادی کے بعد عورت کو اپنے خاوند کی اطاعت کو کیوں ضروری قرار دیا گیا ہے۔ قرآن وحدیث میں اس کا کیا ثبوت ہے؟

جواب

شادی کے بعد میاں بیوی کو شریعت کے مطابق زندگی گزارنا ضروری ہے۔ ایسے حالات میں اختلاف رائے سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اب اس اختلاف کو ختم کرنے کے لیے کس فریق کو اتھارٹی ہونا چاہیے؟ قرآن کریم نے یہ اختیار خاوند کو دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”مرد عورتوں کے جملہ معاملات کے ذمہ دار اور منتظم ہیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر برتری دے رکھی ہے اور اس لیے بھی کہ وہ اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔“ (النساء: ۳۴)

نیز رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”مرد اپنے اہل بیت پر حکمران ہے۔“ (بخاری الکاح: ۵۲۰۰)

واضح رہے کہ خاوند کی اطاعت، مطلق نہیں بلکہ اسے مشروط رکھا گیا ہے کہ خاوند کی بات ماننے میں شریعت کی خلاف ورزی نہ ہو۔ چنانچہ امام بخاریؒ ایک باب بایں الفاظ قائم کیا ہے: ”گناہ اور معصیت میں بیوی اپنے خاوند کی اطاعت نہیں کرے گی۔“ (بخاری الکاح: باب ۹۵) بہر حال اس اطاعت کے لزوم کے کئی ایک اسباب ہیں:

- مردوں میں تفویض کردہ ذمہ داری کو نبھانے کی زیادہ قدرت ہوتی ہے۔ ○ دین اسلام میں مرد عورت کے تمام اخراجات کا ذمہ دار ہے۔ اس سلسلہ میں درج ذیل چند باتوں کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے:
- بیوی کو اپنے خاوند کی اطاعت کرنے میں اللہ تعالیٰ سے اجر ملے گا۔ ○ جس طرح خاوند کا بیوی پر حق ہے اسی طرح اسے بیوی کے ساتھ اچھے برتاؤ کا حکم ہے۔ خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنے اختیارات کا غلط استعمال نہ کرے اور حکمت ودانائی کے ساتھ معاملات کو چلائے۔ نیز وہ سختی اور بد اخلاقی سے اجتناب کرے۔ واللہ اعلم!

مگتیر سے تصویر طلب کرنا

سوال

میں کالج کی طالبہ ہوں، میری یونیورسٹی میں زیر تعلیم طالب علم سے منگنی ہوگئی ہے۔ وہ مجھے مجبور کرتا ہے کہ انٹرنیٹ کے ذریعے اپنی تصاویر روانہ کروں، کیا شریعت میں تصاویر کے تبادلے کی اجازت ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب

شریعت میں نکاح سے پہلے منگنی کرنا مشروع ہے لیکن یہ پیغام نکاح ہے، نکاح نہیں۔ اپنی مگتیر کو نکاح سے قبل ایک نظر دیکھ لینے میں چنداں قباحت نہیں، لیکن اس کی بھی کچھ حدود و قیود ہیں۔ ایک نظر دیکھنے سے مراد تنہائی میں ملاقاتیں کرنا، سیر و تفریح کے لیے جانا، خریداری کرنا، کسی پارک میں جا کر چائے نوش کرنا اور فون پر گھنٹوں گپ شپ کرنا نہیں ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی عورت کو پیغام نکاح بھیجے تو پھر اگر اس کے داعیہ نکاح یعنی شکل و صورت کو دیکھنا چاہے تو دیکھ لے۔“ (ابوداؤد الکاح: ۲۰۸۲)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ”میں نے ایک لڑکی کے لیے پیغام نکاح بھیجا، میں اس کے لیے چھپا کرتا تھا حتیٰ کہ میں نے اسے دیکھ لیا، جس سے مجھے اس کے ساتھ نکاح کرنے کی رغبت ہوئی۔ چنانچہ میں نے اس سے شادی کر لی۔“ لیکن اس اجازت کو ایک حد تک محدود رکھا جائے، اسے مطلق نہ رکھا جائے جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے۔ کیونکہ قبل از نکاح وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہیں۔ اس اجنبیت کو ختم کرنا کسی طرح بھی مناسب نہیں۔

ہمارے رجحان کے مطابق مگتیر کو دیکھنے کی محدود اجازت کو بنیاد بنا کر نیٹ کے ذریعے تصاویر کے تبادلے کو جواز مہیا کرنا انتہائی محل نظر ہے کیونکہ

- کمپیوٹر کے ذریعے تصاویر میں جعل سازی عام ہے جو آئندہ کسی بھی تنازعہ کا باعث بن سکتی ہے۔
- لڑکی کی تصاویر دیکھنے میں دوسرے لوگ بھی شریک ہو سکتے ہیں جو مگتیر کے علاوہ ہیں۔
- منگنی ٹوٹنے کے بعد لڑکی کی تصاویر توڑ کے کے پاس رہیں گی جنہیں بلیک میل کیا جاسکتا ہے۔

اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک وجوہات ہیں جو ان کے محل نظر ہونے کا باعث ہیں اس لیے انٹرنیٹ کے ذریعے تصاویر بھیجنے سے اجتناب کیا جائے۔ ایسا کرنا بہت سی برائیوں اور قباحتوں کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم!



ماہنامہ المعقلی
فصلیہ
ڈاکٹر

رسول اللہ ﷺ کی نرمی اور شفقت

26 محرم 1438ھ / 28 اکتوبر 2016ء

تاریخ

جناب مفتی عبدالولی خان

نقشہ

جناب محمد جمل بھٹی

مترجم

لیے مہربان تھے۔ آپ کی مہربانی کسی جنس اور دین کی تفریق کے بغیر تھی۔

غزوہ بدر کے قیدیوں میں آپ کے داماد ابو العاص بن ربیع بھی تھے۔ وہ آپ کی لخت جگر زینب کے خاوند تھے۔ جب اہل مکہ نے اپنے اپنے قیدیوں کی رہائی کے لیے مال بھیجا تو سیدہ زینب نے بھی اپنے خاوند ابو العاص کی رہائی کے لیے کچھ مال بھیجا۔ اس مال میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ایک ہار بھی تھا جو انہوں نے اپنی بیٹی کو شادی کے موقع پر تحفہ دیا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہار دیکھا تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی یاد سے آپ کی آنکھیں نم ہو گئیں اور دل غم سے بھر گیا۔ آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا: ”اگر تم چاہو تو زینب کے قیدی کو رہا کر دو اور اس کا ہار بھی اسے واپس کر دو۔“ صحابہ نے عرض کی: جی ہاں! اللہ کے رسول! ہم ضرور ایسا ہی کریں گے۔“ (ابوداؤد)

صحیحین اور مسند احمد میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ ذات الرقاع میں تھے۔ (دو پہر کو آرام کے وقت) ہم سایہ دار درخت رسول اللہ ﷺ کے لیے خاص کر دیتے تھے (اور خود ادھر ادھر آرام کرتے)۔ اس دوران ایک مشرک آدمی آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سر پر تلوار سونت کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے کہا: آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ۔“ (یہ سنتے ہی) تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ آپ ﷺ نے تلوار اٹھائی اور فرمایا: ”اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟“ وہ کہنے لگا: ”آپ مہربانی فرمائیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم یہ گواہی دو گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں! اس نے کہا: نہیں! لیکن میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کے خلاف (کسی) جنگ کا حصہ نہیں بنوں گا اور آپ کی مخالف قوم کا ساتھ نہ دوں گا تو آپ نے اسے معاف کر دیا اور جانے

شفقت رکھی ہے۔“

اللہ کے رسول ﷺ بھی امت کو معاملات میں نرمی اور شفقت اپنانے کی ترغیب دلاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے معاملات کو عمدگی سے پنپانے اور لڑائی جھگڑے سے بچنے کی ترغیب دلائی ہے۔ جو شخص ایسا اخلاق اپنالے اللہ کے رسول ﷺ نے اس کے لیے رحمت کی دعا فرمائی ہے۔ صحیح بخاری میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص خرید و فروخت اور اپنے مال کا مطالبہ کرتے وقت نرمی اور فیاضی کا مظاہرہ کرتا ہے اللہ اس پر رحم فرمائے۔“

اللہ کے رسول ﷺ کا اپنا اسوۂ مبارک یہ ہے کہ

نبی ﷺ کی نرمی اور شفقت آپ کی حیات مبارکہ کے تمام پہلوؤں میں بہت روشن تھی۔ آپ ﷺ کی عبادات، معاملات، اخلاق و کردار رشتہ داروں، صحابہ کرام، دوستوں اور دشمنوں سے نرمی اور شفقت حیات مبارکہ کے تمام پہلوؤں میں بہت روشن تھی۔

جب بھی آپ کو دو چیزوں میں سے کسی ایک کے انتخاب کا اختیار دیا جاتا تو آپ اس میں سے آسان ترین کا انتخاب کرتے جب تک کہ وہ گناہ کی چیز نہ ہو۔“

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نہایت نرم مزاج تھے۔“

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”یعنی آپ ﷺ نرم

خو نرم مزاج اور نہایت فیاض کردار کے مالک تھے۔“

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝﴾ (القصم)

”اور بیشک تم اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہو۔“

نبی ﷺ کی نرمی اور شفقت آپ کی حیات مبارکہ کے تمام پہلوؤں میں بہت روشن تھی۔ آپ ﷺ کی عبادات، معاملات، اخلاق و کردار رشتہ داروں، صحابہ کرام، دوستوں اور دشمنوں سے نرمی اور شفقت حیات مبارکہ کے تمام پہلوؤں میں بہت روشن تھی۔ آپ ساری مخلوق کے

حمد و ثناء کے بعد!

برادران اسلام! میں خود کو اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی نصیحت کرتا ہوں۔

امت اسلام! دور حاضر میں اسلام اور مسلمانوں پر طرح طرح کے الزامات لگا دیئے گئے ہیں۔ اس عظیم مذہب اور اس کے ماننے والوں کو تعصب، گروہ بندی، تشدد اور دہشت گردی کا طعنہ دیا جاتا ہے۔ حالانکہ اسلام ان تمام الزامات سے بری ہے۔ اسلام عدل و انصاف، رحمہ لئ نرمی اور محبت کا دین ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سوال کیا گیا: اللہ تعالیٰ کو کون سادین سب سے زیادہ پسند ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

توحید کا داعی نرمی اور شفقت والا دین اسے سب سے زیادہ محبوب ہے۔

اسلام ایسا ہی دین ہے جو توحید کا داعی اور کردار و عمل میں نرمی کا قائل ہے۔

نبی کریم ﷺ نے سیدنا معاذ بن جبل اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کو یمن کا گورنر بنا کر روانہ کیا تو انہیں فرمایا: ”(لوگوں کیلئے) آسانی پیدا کرنا، مشکلات پیدا نہ کرنا“ انہیں خوشخبری دینا اور متعز نہ کرنا۔ ایک دوسرے کی بات ماننا اور اختلاف نہ کرنا۔“ (بخاری و مسلم)

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کتنا سچا ہے کہ

﴿مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَٰكِنْ يُرِيدُ لِيُثَبِّرَكُمْ وَلِيُذَكِّرَكُمْ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝﴾ (البقرة)

”اللہ تم پر زندگی کو تنگ نہیں کرنا چاہتا، مگر وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دے شاید کہ تم شکر گزار بنو۔“

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: ”تا کہ تم دینی نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کرو اللہ نے تمہارے لیے دینی کشادگی، نرمی، رحمت، آسانی اور

دیا۔ وہ اپنی قوم کے پاس گیا اور کہنے لگا: ”میں دنیا کے بہترین شخص کو مل کر آ رہا ہوں۔“

نبی کریم ﷺ نے اسے اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا اور نہ ہی اس کی گستاخی کی اسے سزا دی، لیکن (آپ کی شفقت کی بدولت) اسلام اس کے دل میں داخل ہو گیا۔ وہ اپنی قوم کے پاس گیا اور بے شمار لوگوں کے اسلام کا باعث بنا۔

آپ کی نری اور شفقت کی عظمت کی دلیل یہ بھی ہے کہ آپ مشرکوں کے لیے اس امید پر دعا کیا کرتے تھے کہ ان کے دل اسلام کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ صحیحین میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ دوس قبیلے کے سردار طفیل اور اس کے ساتھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! دوس قبیلے نے اسلام قبول کرنے سے انکار

یا ہے، وہ کفر پر ڈٹ گئے ہیں۔ آپ ﷺ ان کے لیے بددعا کریں۔ لوگ کہنے لگے: اب تو دوس والے برباد ہو گئے۔ دوس والے مارے گئے۔ لیکن آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ”اے اللہ!

دوس والوں کو ہدایت دے دے اور انہیں میرے پاس لے آ۔ اے اللہ! دوس والوں کو ہدایت نصیب فرما اور انہیں مدینہ لے آ۔“

یہودیوں کو آپ کی اس خوبی کا علم تھا۔ وہ آپ کے پاس جان بوجھ کر چھینک مارتے کہ آپ ان کے لیے رحمت کی دعا کریں گے (انہیں یہ یہ حکم اللہ کہیں گے)۔ آپ نے انہیں دعا سے محروم نہیں کیا۔ جب وہ چھینکتے تو آپ دعا دیتے: ”اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے دل درست کرے۔“

سیدنا ابو موسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں کہ یہودی رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں چھینکتے تھے۔ انہیں امید ہوتی تھی کہ آپ انہیں یہ حکم اللہ کہیں گے۔ لیکن آپ انہیں یہ دعا دیتے: ”اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حال کی اصلاح فرمائے۔“

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ (احزاب، ۳۴)

”ہم نے آپ ﷺ کو دنیا والوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔“

رسول اللہ ﷺ سب سے بڑھ کر عمدہ اخلاق کشادہ سینے والے سب سے سچے نرم مزاج سب سے بڑھ کر حسن معاشرت والے، دائمی مسکراہٹ والے پاکیزہ کلام کرنے والے صلہ رحمی کرنے والے سلام میں پہل کرنے اور اسے پھیلانے والے تھے۔ آپ کو یہ قطعاً پسند نہ تھا کہ لوگ آپ کے احترام میں مجلس سے اٹھیں، بلکہ آپ کو مجلس میں جہاں جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتے، لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتے، انہیں امانتداری کی راہنمائی کرتے، خیانت اور دھوکہ دہی سے بچنے کا حکم دیتے، ساتھیوں اور گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے۔ ساتھیوں کی غلطیوں سے درگزر کرتے اور ان کی لغزشیں معاف کرتے۔ اگر کسی شخص کی غلطی کی خبر ملتی تو آپ براہ راست اسے مخاطب کرنے کی بجائے فرماتے: ”کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسے ایسے غلط کام کرنے لگے

یہ نری اور آسانی، عقائد، عبادات، آداب اور اخلاق سبھی میں ہے۔ آپ کا عقیدہ سب سے درست اور عمدہ ہے۔ آپ کی عبادات سب سے بڑھ کر عمدہ عبادات ہیں۔ آپ کا اخلاق سب سے بڑھ کر اعلیٰ اکمل اور پاکیزہ ہے۔ دین اسلام میں سختی نہیں، تشدد، تنگی اور مشقت نہیں۔

گئے ہیں:“ (اور وہ شخص سمجھ جاتا)۔

آپ ساتھیوں سے نہایت مہربانی کرتے، حتیٰ کہ ہر کوئی سمجھتا کہ آپ کو سب سے زیادہ محبت اس سے ہے۔ اہل مشورہ سے مشورہ بھی لیتے حالانکہ آپ کو وحی الہی کی مدد و تائید بھی حاصل تھی۔ ساتھیوں کے کاموں میں شرکت کرتے، ان کے مشکل کاموں میں ان کا ہاتھ بٹاتے۔ خلیفہ راشد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آپ کی نری اور شفقت کو ان خوبصورت الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

”اللہ کی قسم! ہم سفر و حضر میں آپ کے ہمراہ ہوتے تھے، آپ بیماروں کی تیمارداری کرتے، فوت شدگان کے جنازوں میں شرکت کرتے، ہمارے ساتھ غزوات میں شریک ہوتے اور چیز تھوڑی ہوتی یا زیادہ، دونوں حالتوں میں ہمارا خیال رکھتے۔“ (مسند احمد)

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد!

برادران اسلام! اس بات میں کوئی شک نہیں کہ

نری اور رحم دلی سے ایسا معاشرہ پرورش پاتا ہے جس کی قیادت محبت، رحم دلی، تعاون اور مہربانی کرتے ہیں۔ کیا خوب کہا گیا ہے کہ نرم مزاج شخص کی مثال زرخیز زمین جیسی ہے۔ اگر تم اس پر چلنا چاہو تو وہ ہموار ہو جاتی ہے، اگر کاشت کرنا چاہو تو وہ نرم ہو جاتی ہے۔ اگر عمارت تعمیر کرنا چاہو تو وہ آسان بن جاتی ہے اور اگر تم اس پر سونا چاہو تو یہ آرام دہ بستر بن جاتی ہے۔“

صحیح بخاری میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ دین اسلام بڑا آسان ہے، اور جو شخص بھی دین پر اعمال کے حوالے سے غالب آنا چاہے گا تو دین اس پر غالب آ جائے گا۔ اس لیے اپنے عمل میں تسلسل اختیار کرو، اور جہاں تک ممکن ہو میمانہ روی سے کام لو اور خوش ہو جاؤ (کہ اس طرز عمل سے تم دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو جاؤ گے)۔“ (صحیح، شام، دوپہر اور کسی قدر رات میں (عبادت سے) مدد حاصل کرو۔“

یہ نری اور آسانی، عقائد، عبادات، آداب اور اخلاق سبھی میں ہے۔ آپ کا عقیدہ سب سے درست اور عمدہ

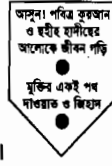
ہے۔ آپ کی عبادات سب سے بڑھ کر عمدہ عبادات ہیں۔ آپ کا اخلاق سب سے بڑھ کر اعلیٰ اکمل اور پاکیزہ ہے۔ دین اسلام میں سختی نہیں، تشدد، تنگی اور مشقت نہیں۔ اسلام نے معاشرے کو نری اور شفقت اپنانے پر بڑا زور دیا ہے اور اسے بھی مقام عبادت شمار کیا ہے۔ مسکراہٹ اور خندہ پیشانی بھی عبادت ہے۔ راستے سے ہڈی کاٹنا، پتھر بٹانا بھی عبادت ہے۔ مہمان نوازی بھی عبادت ہے، بیوی کو کھانا کھلانا بھی عبادت ہے۔ آسانی و نری پر اللہ کا شکر ادا کرنا بھی عبادت ہے۔ لوگوں کو تکلیف نہ دینا بھی عبادت ہے۔ اللہ کی رضا کے لیے کیا جانے والا ہر عمل عبادت ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو بندوں کے درمیان انصاف کا فیصلہ کرنا صدقہ ہے، کسی آدمی کی مدد کرنا کہ وہ اپنی سواری پر سوار ہو جائے یا اس کا سامان اس پر لوڈ کر دے تو یہ بھی صدقہ ہے۔ میٹھی بات بھی صدقہ ہے، نماز کے لیے اٹھنے والا ہر قدم بھی صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ چیز بٹانا بھی



آہلہادیث آہلہادیث آہلہادیث جمعیت تحریک اہل الحدیث بنگلہ دیش

دارال یمارت آہلہادیث، نوابشاہ (ایئرپورٹ روڈ)، پو: سপুরا، راجشاہی۔
فون: (۰۹۲۵) ۹۷۰۵۲۵، فکس: (۰۹۲۵) ۷۷۱۷۷۵



سُورۃ.....
پر سبھا.....

تاریخ: 22.10.2016

محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ تعالیٰ
امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے کہ بفضل الہی آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ پتہ چلا ہے کہ آپ کی جمعیت کے سینئر نائب امیر علامہ عبدالغزیز حنیف ۹ ستمبر کو دوران خطبہ جمعہ اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی بنا پر دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

علامہ صاحب کی وفات حسرت آیات سے آپ کی طرح ہم کارکنان جمعیت تحریک اہل حدیث بنگلہ دیش بھی بے حد غمگین ہیں۔ صحیح دین کی اشاعت میں اس جانباز سپاہی کے ارتحال پر ملال صرف اہل حدیث کے لیے نہیں بلکہ تمام نوع انسان کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ جمعیت اہل حدیث پاکستان کو مرحوم کا نعم البدل عطا کرے۔ آمین!

ہماری جمعیت کے ترجمان ماہنامہ مجلہ التحریک عدد ۲۰ (۲) نومبر ۲۰۱۶م میں علامہ صاحب کی وفات کی خبر چھپ چکی ہے جو آپ کو ارسال خدمت ہے۔ تمام اراکین جمعیت کی طرف سے ہمارا ہدیہ سلام قبول ہو۔

عنخوار

(الاستاذ الدکتور) محمد اسد اللہ الغالب

امیر جمعیت تحریک اہل الحدیث راجشاہی بنگلہ دیش

۲۰ اکتوبر ۲۰۱۶م

صدقہ ہے۔“ (بخاری و مسلم)

اسلام کی نرمی اور شفقت اس وقت واضح ہوگی جب امت اسلام اپنے دین، ایمان، عقیدے اور شریعت کے مطابق فیصلے کرنے کے لیے مضبوطی سے قائم ہو جائے گی۔ اللہ کے رسول ﷺ کی نرمی اور رحمت حدود اللہ کے نفاذ اور مظلوم کی مدد کرنے میں کبھی رکاوٹ نہیں بنتی تھیں۔

صحیحین مسلم میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو اتنا دکھی بھی نہیں دیکھا جتنا دکھی آپ کو بزم معونہ کے شہداء کی شہادت پر دیکھا۔ یہ ستر قراء تھے (جنہیں مشرکوں نے دھوکے سے شہید کر دیا تھا)۔ آپ ایک مہینہ تک قاتلوں کو بددعا میں دیتے رہے۔ جب قریش والوں نے آپ کے ساتھ کیے ہوئے معاہدے کی خلاف ورزی کی اور نبی ﷺ کے حلیف قبیلہ بنو خزاعہ کے بیس آدمیوں کو قتل کر دیا تو نبی کریم ﷺ شدید غصے میں آ گئے اور آپ نے مظلوموں کی مدد کی۔ اسی واقعہ کی بنا پر مکہ کی عظیم فتح حاصل ہوئی۔ آپ کعبہ شریف کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور قریش والے مسجد حرام میں جمع ہوئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”میں تمہارے ساتھ کیا کرنے والا ہوں؟“ انہوں نے عرض کی: آپ بڑے معزز بھائی ہیں بڑے عزت دار بھائی کے بیٹے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”جاد چلے جاؤ تم سب آزاد ہو۔“

قوت و غلبہ پالینے کے بعد معاف کرنا کیسا شاندار اخلاق ہے! کامیابی کے وقت عاجزی کیسی خوبصورت چیز ہے۔ مجرموں کے ساتھ نرمی کیسی عمدہ بات ہے! یہ تمام خوبیاں رسول اللہ ﷺ کی شان ہیں۔

ایک اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں! یہ دین کتنا عظیم ہے! خیر و بھلائی، نرمی، شفقت، محبت، ہمدردی، اتحاد اور کتاب و سنت پر مضبوطی سے جمانے والا دین!

اے اللہ! اے جی اور قیوم! تیری رحمت سے مدد مانگتے ہیں! ہمارے تمام معاملات درست کر دے اور لمحے بھر کے لیے بھی ہمیں ہمارے نفسوں کے حوالے نہ کرنا۔ اے اللہ! پریشان مسلمانوں کی پریشانی دور فرما! مصیبت زدہ لوگوں کو مصیبتوں سے چھٹکارا نصیب فرما! قرض داروں کا قرض ادا فرما! ہمارے اور تمام مسلمان بھائیوں کو شفا عطا فرما! آمین!

اطاعت رسول ﷺ

جناب ڈاکٹر سجاد الہی

کوئی مصیبت آجائے، کس گھڑی وہ کسی بیماری کا شکار ہو جائے اور کس وقت اسے کوئی اذیت پہنچ جائے۔ پس اسے اس بات کی ضرورت ہے کہ کائنات کے تمام امور چلانے والا اللہ اس کے حال پر رحم کرے، اس پر اپنی رحمتوں کے دروازوں کو کھول دے۔ لیکن رحمتوں کا نزول اس بات کے اندر پوشیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: (ترجمہ) ”اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔“

④ کامیابی دو قسم کی ہے: دنیا کی کامیابی اور آخرت کی کامیابی۔ دنیا کی کامیابی کو بہت سے لوگ مختلف ذرائع سے حاصل کر لیتے ہیں لیکن آخرت کی کامیابی جو انسانیت کے وجود کا اصل راز ہے، اس صورت میں ممکن ہے کہ رب العالمین اور اس کے بھیجے ہوئے رسول کریم کی اطاعت کی جائے لیکن بہت سے لوگ دنیا کی فانی کامیابی کے لیے آخرت کی ابدی کامیابی کو قربان کر دیتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: (ترجمہ)

”اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا، (تو) اس نے عظیم کامیابی حاصل کر لی۔“

⑤ نبی کریم ﷺ کا ہر امتی جنت میں داخل ہونے کا خواہش مند ہے اور بلا شک و شبہ یہ ہر مسلمان کی اولین آرزو ہونی چاہیے، لیکن بد قسمتی سے بعض مسلمان اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں جانے سے خود انکار کر دیتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ وہ نبی کریم ﷺ کے فرمودات پر خود ساختہ باتوں کو ترجیح دیتے ہیں اور آپ کے اقوال و افعال کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ امام بخاریؒ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کا ہر شخص جنت میں داخل ہوگا، مگر وہ شخص (جنت میں داخل نہیں ہوگا) جو وہاں جانے سے خود انکار کرے۔“ صحابہ نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! (ایسا) کون (شخص ہے) جو جنت میں جانے سے خود انکار کرے؟“ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے (جنت میں جانے سے) خود انکار کیا۔“

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو مکمل طور پر نبی کریم ﷺ کی اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

تمہیں اسی وقت ملے گی، جب تم رسول کی اطاعت کرو۔“

⑥ اللہ تعالیٰ نے ہم پر لاتعداد انعامات فرمائے اور بے پناہ نوازشات کی برکھا برسائی، اب ہم پر یہ واجب ہے کہ ہم اپنے خالق کے تمام احکامات کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں اور ان کے احکامات کو ماننے کے لیے اس کے سوا چارہ نہیں کہ انسان نبی کریم ﷺ کی غیر مشروط اتباع کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت نبی کریم ﷺ کی اطاعت کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: (ترجمہ)

”جو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرے، اس نے گویا اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔“

جو شخص نبی کریم ﷺ کی تمام امور میں پیروی کرتا ہے، آپ کے احکامات کو تاویل و حجت کے پھندے میں نہیں الجھاتا تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت یافتہ ہونے کی بشارت دی ہے۔

⑦ انسان عاجز اور بے کس ہے، لیکن اس کا مالک بے پناہ قدرت اور طاقت والا ہے۔ کمزور کی ہمیشہ یہ خواہش رہتی ہے کہ کوئی طاقتور اس کی ڈھارس بندھائے، انسان چاہتا ہے کہ اس کا مالک اس سے محبت کرے، کیونکہ انسان کے تمام مصائب کا سبب غالباً اس کے گناہ ہی ہیں، تو جب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے تو مصائب خود بخود ختم ہو جائیں گے لیکن ان دونوں کامیابیوں کی کلید یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی پیروی کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: (ترجمہ)

”اے رسول! کہہ دیجئے، اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو، (اس کے بدلے میں) خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔“

⑧ انسان اس بات سے بے خبر ہے کہ کس دم اس پر

نبی کریم ﷺ تمام انسانیت کے لیے قابل عمل نمونہ بنا کر مبعوث کیے گئے۔ تمام لوگوں کو اس بات کا پابند قرار دیا گیا کہ وہ زندگی کے ہر گوشے میں آپ کی اتباع کریں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رشد و ہدایت کو آپ کے ساتھ خاص کر دیا، پس جس نے آپ کا راستہ اپنایا، وہی ہدایت یافتہ کہلائے گا۔ آپ کے بیان کئے ہوئے طریقے سے ہٹ کر اور دوسروں کی پیروی کر کے انسان کبھی ہدایت یافتہ نہیں کہلا سکتا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہو کر اس دنیا میں آجائیں تو انہیں بھی میری اتباع کے سوا چارہ نہیں ہوگا۔ ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو رسول کریم ﷺ کا امتی کہتا ہے، وہ اپنے اس

دعویٰ میں اسی وقت سچا ہو سکتا ہے جبکہ وہ آپ ﷺ کے تمام اقوال اور افعال کسی تاویل اور حجت کے بغیر برضا و رغبت قبول کرے۔ اگر مسلمان نبی کریم ﷺ کی اتباع کے اس معیار پر پورا اترتا ہے تو وہ ان تمام فوائد و ثمرات کو حاصل کرنے کا مستحق ہے جن کا قرآن و سنت میں جا بجا ذکر کیا گیا ہے، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

① نبی کریم ﷺ صراطِ مستقیم کی طرف راہنمائی کرتے ہیں، گویا جو آپ کی پیروی کرتا ہے، وہ صراطِ مستقیم پر چلنے والا ہے۔ یہ اعزاز و مرتبہ کائنات کی کسی اور ہستی کو حاصل نہیں کہ اس کی پیروی کرنے سے اس عظیم شان کے مستحق بن جائیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر کے ارشاد فرماتے ہیں: (ترجمہ) ”بے شک آپ راہِ راست کی طرف راہنمائی کر رہے ہیں۔“

② جو شخص نبی کریم ﷺ کی تمام امور میں پیروی کرتا ہے، آپ کے احکامات کو تاویل و حجت کے پھندے میں نہیں الجھاتا تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت یافتہ ہونے کی بشارت دی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: (ترجمہ) ”ہدایت تو



دنیا کی تاریخ اور حالات پر غور کیا جائے تو بخوبی احساس ہوتا ہے کہ یہ دنیا واقعی دھوکے کا گھر اور فانی ہے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ یہ دنیا اللہ پاک کی نظر میں بے وقعت اور بے اہمیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس دھوکے کے گھر کو مومن کے لئے دار امتحان قرار دیا گیا ہے تاکہ وہ اپنی عاجزی کے ساتھ حق بندگی ادا کرتے ہوئے خود کو اپنے خالق و مالک حقیقی کی رضا کے تابع کر دے اور اس کے حکامات کے مطابق زندگی بسر کرے۔ دنیا میں اپنے آنے کا حق ادا کرے اور اپنے کردار و عمل کو آنے والوں کے لئے مشعل راہ بنائے تاکہ وہ دونوں جہانوں کی حقیقی کامیابی حاصل کر سکے۔ مشیت ایزدی کے مطابق دنیا

ایک اور جگہ فرمایا گیا کہ ”ہاں جو شخص خدا کے آگے گردن جھکا دے (یعنی ایمان لے آئے) اور وہ نیکو کار بھی ہو تو اس کا صلہ اس کے پروردگار کے پاس ہے اور ایسے لوگوں کو (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔“ (البقرہ: ۱۱۲)

اس آیت مبارکہ میں مزید وضاحت کے ساتھ فرمایا جا رہا ہے کہ زبانی دعوے اور جھوٹی آرزوئیں بیکار چیزیں ہیں یہ خواہ یہودی ہوں یا نصاریٰ کی یا مسلمانوں کی یا کسی اور کی، اخروی نجات کے لیے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس ایمان کے تقاضوں کے مطابق صالح اعمال بجالانا ضروری ہے۔

بدلی تو موت پر سب کا خاتمہ ہو جانا یقینی ہے عقلمند کا کام اس چند روزہ راحت و رنج کی فکر میں پڑے رہنا نہیں، بلکہ مابعد الموت کی فکر کرنا ہے کہ وہاں کیا ہوگا کیوں کہ ہر جاندار مرنے والا ہے، اس زمین پر جتنے ہیں سب فانی ہیں صرف رب کا چہرہ باقی ہے جو بزرگی اور انعام والا ہے، پس صرف وہی اللہ وحدہ لا شریک ہمیشہ کی زندگی والا ہے جو کبھی فنا نہ ہوگا۔ جن و انسان الغرض ہر زندہ نفس مرنے والا ہے اسی طرح فرشتے اور حاملان عرش بھی مر جائیں گے اور صرف اللہ وحدہ لا شریک دوام اور بقاء والا باقی رہ جائے گا پہلے بھی وہی تھا اور آخر بھی وہی رہے گا۔ جب سب مر جائیں گے مدت ختم ہو جائے گی صلب آدم سے جتنی اولاد ہونے والی تھی ہو چکی اور پھر سب موت کے گھاٹ اتر گئے مخلوقات کا خاتمہ ہو گیا اس وقت اللہ تعالیٰ قیامت قائم کرے گا اور مخلوق کو ان کے کل اعمال کے چھوٹے بڑے چھپے کھلے صغیرہ کبیرہ سب کی جزا سزا ملے گی اور کسی پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا۔

خالق کائنات نے دنیا و آخرت میں کامیابی کا جو

معیار مقرر کیا ہے، اس کی بہت کھول کر وضاحت کر دی گئی ہے اور اس حوالہ سے کوئی ابہام باقی نہ ہے، اس باب میں فرمایا جا رہا ہے کہ

”ہر جان موت کو چکھنے والی ہے اور تمہیں تمہارے اجر قیامت کے دن ہی پورے دیئے جائیں گے، پھر جو شخص آگ سے دور کر دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو یقیناً وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کے سامان کے سوا کچھ نہیں۔“

اور دنیاوی زندگی کا اختتام قیامت پر ہوگا، جب ہر نفس کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ اس حوالہ سے قرآن کریم میں ابن آدم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ

”جو لوگ مسلمان ہیں یا یہودی یا عیسائی یا ستارہ پرست (یعنی کوئی شخص کسی قوم و مذہب کا ہو) جو خدا اور روز قیامت پر ایمان لائے گا اور عمل نیک کرے گا تو ایسے لوگوں کو ان (کے اعمال) کا صلہ خدا کے ہاں ملے گا اور (قیامت کے دن) ان کو نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔“ (البقرہ: ۶۲)

اس آیت مبارکہ میں یہود و نصاریٰ کے اس عقیدہ کی بھی وضاحت کر دی گئی ہے، یہود کہتے تھے کہ وہ پیغمبروں کی اولاد ہیں اور نصاریٰ کہتے تھے کہ وہ اللہ کے بیٹے (مسیح ابن مریم) کی امت ہیں جو ان کے عقیدہ کے مطابق امت کے گناہوں کے کفارہ میں سولی پر چڑھ گیا تھا، اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے اس باطل عقیدہ پر کاری ضرب لگاتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی۔ اسی باب میں

موت سے کسی بھی ذی روح کو ہنسنے اور یہاں آنے والے ہر ذی نفس نے آخر ایک دن لوٹ کر جانا ہی ہے اس بات سے تو وہ بھی انکار نہیں کرتے جو شرک، مرتد و زندیق ہیں۔ اس بارے میں قرآن پاک میں فرمایا جا رہا ہے کہ ”ہر جان موت کو چکھنے والی ہے اور تمہیں تمہارے اجر قیامت کے دن ہی پورے دیئے جائیں گے، پھر جو شخص آگ سے دور کر دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو یقیناً وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کے سامان کے سوا کچھ نہیں۔“ (آل عمران: ۱۸۵)

یہاں اس حقیقت کو واضح کیا گیا ہے کہ دنیا کے رنج و راحت دونوں چند روزہ ہیں، کوئی جاندار موت سے نہیں بچ سکتا، اور دنیا کی راحت و مصیبت اکثر تو دنیا ہی میں حالات بدل کر ختم ہو جاتی ہیں۔ بالفرض دنیا میں نہ

”اے ایمان والو! اللہ کی فرمانبرداری کرو اور رسول کی فرمانبرداری کرو اور ان لوگوں کی جو تم میں سے حاکم ہوں پھر اگر آپس میں کوئی چیز میں جھگڑا کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف پھیرو اگر تم اللہ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہو یہی بات اچھی ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت بہتر ہے۔“ (النساء: ۵۹)

بحیثیت مسلمان ہمارا اس بات پر مکمل یقین اور ایمان ہے کہ قیامت برحق ہے اور موجودہ وقت تیزی کے ساتھ قیامت کی منزل کی جانب بڑھ رہا ہے، ویسے تو قرآن مجید میں قیامت کے حوالے سے جو نشانیاں بیان کی گئی ہیں ان میں سے بہت سی آج دنیا میں ہمیں دیکھنے کو مل رہی ہیں تاہم روز محشر یعنی قیامت کے دن کے بارے میں حتمی طور پر سوائے اللہ تبارک و تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہیں۔ اس حوالہ سے خود خالق ارض و سما ارشاد فرمایا

بارے راہنمائی فراہم کی۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ دو بڑے گروہ، آپس میں جنگ کریں گے اور ان کے درمیان زبردست خونریزی ہوگی، ان کا دعویٰ ایک ہوگا اور اس وقت تقریباً تیس دجال پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور علم اٹھالیا جائے گا، زلزلوں کی کثرت ہوگی اور زمانہ ایک دوسرے سے قریب ہوگا اور ہرج یعنی قتل کی زیادتی ہوگی اور اس وقت تم میں مال کی کثرت ہوگی کہ بہتا پھرے گا، اور مال کا مالک قصد کرے گا کہ کوئی اس کے صدقہ کو قبول کر لے اور وہ اس کو پیش کرے گا اور جس کو پیش کرے گا وہ کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں اور اس وقت لوگ بڑی بڑی عمارتوں میں فخر کرنے لگیں گے، اور اس وقت ایک شخص کسی کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا کہ کاش میں اس جگہ ہوتا، اور آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا جب آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا تو لوگ اسے دیکھیں گے،

سب ایمان لے آئیں گے اس وقت کسی کا ایمان نفع نہ دے گا، جو پہلے ایمان نہ لایا یا اپنے ایمان میں نیکی نہ کی، اور قیامت اس طرح قائم ہوگی کہ دو شخص کپڑے پھیلانے ہوں گے نہ تو خرید و فروخت کرنے پائیں گے اور نہ اسے لپیٹ سکیں گے، اور قیامت اس حال میں قائم ہوگی کہ ایک شخص اونٹنی کا دودھ دوہ کر لائے گا لیکن اسے پی نہ سکے گا، اور قیامت اس حال میں قائم ہوگی کہ ایک شخص اپنے مویشیوں کے لئے حوض درست کر رہا ہوگا لیکن اس میں کھلانے پلانے کی قدرت نہ پائیگا، اور قیامت اس طرح قائم ہوگی کہ ایک شخص اپنے منہ تک لقمہ اٹھائے گا لیکن کھانے نہ پائے گا۔“ (صحیح)

غور فرمائیے کہ محمد عربی ﷺ نے نزول قیامت کی جو نشانیاں بیان فرمائیں ان میں سے تقریباً سب ہی وقوع پذیر ہونچکی ہیں، اب ہمیں چاہئے کہ اپنے اعمال کی

جان ہے کہ عنقریب تم میں ابن مریم اتریں گے وہ منصف حاکم ہوں گے، صلیب توڑ دیں گے اور سورو کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال کی اس قدر کثرت ہوگی کہ مکہ میں کوئی لینے والا نہ ہوگا۔“ (صحیح بخاری)

اس حوالہ سے احادیث مبارکہ میں مرقوم ہے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب عیسیٰ بن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔“ (یعنی وہ بھی شریعت محمدی کی پیروی کریں گے۔) (بخاری، کتاب الانبیاء، باب نزول عیسیٰ بن مریم)

آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑتی رہے گی اور قیامت تک غالب رہے گی، پھر

”میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑتی رہے گی اور قیامت تک غالب رہے گی، پھر عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے تو اس جماعت کا امیر کہے گا: آئیے! ہمیں نماز پڑھائیے، وہ کہیں گے: نہیں! اللہ کی طرف سے اس امت کو یہ شرف حاصل ہے کہ ان میں سے ہی کوئی دوسروں پر امیر ہو۔“

عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے تو اس جماعت کا امیر کہے گا: آئیے! ہمیں نماز پڑھائیے، وہ کہیں گے: نہیں! اللہ کی طرف سے اس امت کو یہ شرف حاصل ہے کہ ان میں سے ہی کوئی دوسروں پر امیر ہو۔“ (مسلم، کتاب الایمان۔ باب نزول عیسیٰ بن مریم)

قرآن کریم میں قیامت کا ڈانٹ، آفت، عظیم ہنگامہ، عظیم حادثہ، لرزا دینے والی، کان بہرے کرنے والی، ڈھانپ لینے والی، چھا جانے والی اور کھڑکھڑانے والی سمیت دیگر بہت سے ناموں سے بیان ملتا ہے۔ خالق کائنات نے ان متعدد ناموں سے قیامت اور احوال قیامت کا ذکر کر کے اہل ایمان کو عبرت دلائی اور ہر چیز کھول کر بیان فرمائی تاکہ اہل ایمان راہ راست پر آجائیں اور دنیا کی فکر چھوڑ کر سفر آخرت کی تیاری کریں۔ ہمارے پیارے بنی ﷺ نے بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اشتیاق و استفسار اور عوام الناس کے سوالوں پر ان کی تشنگی دور کرتے ہوئے بڑے مفصل انداز میں قیامت کے

ہے کہ ”وہ آپ ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں اس کا قیام کب ہوگا؟ کہہ دیجئے اس کا علم تو میرے رب ہی کے پاس ہے، اسے اس کے وقت پر اس کے سوا کوئی ظاہر نہیں کرے گا، وہ آسمانوں اور زمین میں بھاری واقع ہوئی ہے، تم پر اچانک ہی آئے گی۔ آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں جیسے آپ ﷺ اس کے بارے میں خوب تحقیق کرنے والے ہیں، کہہ دیجئے اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے، مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔“ (الاعراف: ۱۸۷)

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا گیا کہ ”بلاشبہ اللہ ہی کو قیامت (کے آنے) کا علم ہے۔“ (لقمان: ۳۴)

یقیناً قیامت کی آمد اور اس کے مقررہ وقت کا صرف اللہ رب العزت کو ہی حقیقی علم ہے لیکن قیامت کے آنے کے حوالے سے جو نشانیاں بتائی گئی ہیں ان میں سب سے پہلے امام مہدی کا دنیا میں ظہور، دجال کا خروج، حضرت عیسیٰ کی دنیا میں دوبارہ آمد، یاجوج ماجوج کا خروج دلیہ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور نفع مہور و حشر کے واقعات کا رونما ہونا شامل ہیں۔

قیامت کے حوالہ اور حضرت عیسیٰ کی دنیا میں آمد بارے قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ”اور (قریب قیامت نزول مسیح کے وقت) اہل کتاب میں سے کوئی (فرد یا فرقہ) نہ رہے گا مگر وہ عیسیٰ پر ان کی موت سے پہلے ضرور (صحیح طریقے سے) ایمان لے آئے گا، اور قیامت کے دن عیسیٰ ان پر گواہ ہوں گے۔“ (النساء: ۱۵۹)

یعنی جب قیامت کے نزدیک عیسیٰ آسمان سے اس دنیا پر نزول فرمائیں گے تو ہمارے اہل کتاب (یہود بھی عیسائی بھی) سیدنا عیسیٰ کی طبعی موت سے پیشتر ان پر ضرور ایمان لائیں گے۔ اس سلسلہ میں حدیث مبارکہ میں منقول ہے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری

اصلاح پر پہلے سے زیادہ توجہ دیں۔

نزدک اور قندجال کے حوالہ سے آپ ﷺ نے فرمایا: ”دجال اسی حال میں ہوگا کہ اللہ صبح ابن مریمؑ کو مبعوث فرمائے گا جو دمشق کے شرقی سفید منار کے پاس اتریں گے اور زرد رنگ کا جوڑا پہنے اور اپنے دونوں ہاتھ دوفرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوں گے، جب اپنا سر جھکائیں گے تو قطرے ٹپکیں گے اور جب اٹھائیں گے تو بھی موتیوں کی طرح قطرے گریں گے، کافران کے سانس کی بو پاتے ہی مر جائے گا اور ان کا سانس حدنگاہ تک پہنچے گا۔ پھر وہ دجال کی تلاش کریں گے تو اسے باب لد پر پائیں گے، پھر اسے قتل کر دیں گے۔“ (مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کے سامنے مسیح دجال کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے دیکھو مسیح دجال کی دانی آنکھ کافی ہے اس کی آنکھ پھولے ہوئے آنور کی طرح (اوپر کو نکلی ہوئی) ہے اور رات میں نے خواب میں اپنے آپ کو کعبہ کے پاس دیکھا تو ایک گندی رنگ کے آدمی کو دیکھا جیسے تم نے بہترین رنگ کے گندی آدمی دیکھے ہو گئے ان سے بھی اچھا تھا اس کے بال دونوں شانوں تک سیدھے لٹکتے تھے اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا دو آدمیوں کے کاندھے پر ہاتھ رکھے، وہ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو جواب دیا کہ مسیح بن مریم ہیں پھر میں نے ان کے پیچھے ایک آدمی کو دیکھا جو سخت پیچیدہ بالوں والا تھا جو دانی آنکھ سے کانا تھا جو ابن قطن (کافر) نے بہت زیادہ مشابہ تھا ایک آدمی کے دونوں شانوں پر ہاتھ رکھے ہوئے بیت اللہ کے گرد گھوم رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو جواب ملا کہ یہ مسیح دجال ہے۔“ (صحیح بخاری)

قیامت کی ہی نشانیوں میں دلہیہ الارض نامی ایک حیوان کا پیدا ہونا بھی ہے جس کے پاس عصاء موسیٰ اور مہر سلیمان ہوگی وہ کافر اور مومن میں فرق کر دے گا اور ہر ایک کی پیشانی پر مہر لگا تا جائے گا، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا بھی قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے، اس وقت دنیا میں فسق و فجور کا اتنا زور ہوگا کہ کوئی خدا کا نام لینے والا نہیں

رہے گا، قرآن مجید کے حروف محو (مٹ) ہو جائیں گے اور دوبارہ سے بت پرستی شروع ہو جائے گی اس وقت ایک آبگ بھڑکے گی جو یمن سے نکلے گی جس کی طوالت اور شدت سے گہرا کر لوگ ملک شام کی طرف بھاگے دوڑے جائیں گے، اسی افراتفری کے عالم میں حضرت اسرافیلؑ صور پھونکنا شروع کر دیں گے، صور پھونکنے کی آواز پہلے پہل تو جھبی ہوگی پھر رفتہ رفتہ بلند ہوتی جائے گی یہاں تک کہ کرہ ارض پر موجود تمام مخلوقات خداوندی کا نام و نشان تک مٹ جائے گا اور سوائے حضرت عزرائیلؑ (ملک الموت) کے کوئی فرد مخلوق زندہ نہیں رہے گی جو آخر میں اپنے رب کے حکم سے خود اپنے ہاتھ سے اپنی جان قبض کریں گے، جس کے بعد پھر حکمت خداوندی سے حضرت اسرافیلؑ کو زندہ کیا جائے گا جو اس وقت نزع صور میں مصروف ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی آواز میں زندگی کی طاقت رکھی ہوگی اس وقت صور پھونکتے ہی تمام اولین و آخرین، ملائکہ، جن و بشر و حیوانات اور تمام حشرات الارض موجود ہو جائیں گے سب سے پہلے ہمارے پیارے آقا رسول اللہ ﷺ اپنی قبر مبارک سے باہر تشریف لائیں گے، اس دوران ایک لمبے عرصے تک تمام مخلوق انتہائی اضطراب، پریشانی اور خوف میں ہوگی، اس صورتحال سے پریشان ہو کر انبیاء ایک وفد کی صورت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور رب ذوالجلال سے رحم، درگزر، معافی اور بخشش کیلئے سفارش کرنے کی درخواست کریں گے جس کے بعد آپ ﷺ اللہ پاک سے تمام مخلوق کی شفاعت کیلئے سفارش فرمائیں گے جو بارگاہ الہی میں قبول ہو جائے گی۔

بقیہ تحریک ختم نبوت اور علماء اہل حدیث

جس تحفظ ختم نبوت پر ایک خاص مکتب فکر کا قبضہ ہے۔ جبکہ اس تنظیم میں روز اول سے سبھی مکتب فکر کا حصہ اور خدمات ہیں۔ اس بارے میں بھی ایک تاریخی وضاحت یہ ہے کہ متحدہ ہندوستان میں مجلس احرار قادیانیت کے خلاف واحد مشترکہ آواز تھی لیکن سیاست میں دخل ہونے کے باعث کئی موقعوں پر مجلس احرار پر قدغن اور پابندی لگ جاتی تھی جس سے سارے پروگرام اور قادیانیت کش سرگرمیاں ٹھپ ہو جاتی تھیں۔ ایک مرتبہ سیالکوٹ میں مولانا محمد ابراہیم میر رحمہ اللہ کی رہائش گاہ پر احرار قادیانین کا ایک اجلاس منعقد ہو رہا تھا جس میں مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ (جو اس زمانے میں مجلس احرار کے سیکرٹری جنرل تھے) مولانا سید

عطاء اللہ شاہ بخاری، ماسٹر تاج الدین انصاری مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، صاحبزادہ فیض الحسن رحمہم اللہ اور دیگر رہنما شمولیت فرما رہے تھے۔ ان میں سے کسی نے مجلس احرار کی سیاسی سرگرمیوں کے ذکر میں تجویز کیا کہ خالص دینی بنیادوں پر قادیانیت کی تردید کے لیے ایک تنظیم ہونی چاہیے، جب اس تنظیم کے نام پر غور و خوض ہوا تو مولانا میر سیالکوٹی نے ”مجلس تحفظ ختم نبوت“ تجویز فرمایا جسے تمام شرکاء نے پسند کیا اور پھر اسے دیکھتے ہی دیکھتے مقبولیت عامہ حاصل ہو گئی۔ الغرض تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں اہل حدیث مکتب فکر اول و آخر ہمیشہ ہی سرفہرست رہا۔

﴿ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ﴾

بھولی بری یادیں اور نگارشات ختم کرنے سے پہلے تجدیدِ نعمت کے طور پر یہ بھی عرض کر دوں کہ فیصل آباد سے اٹھنے والی اس تحریک کی کامیابی پر فطری طور پر فیصل آباد اور ضلع بھر میں باقی ملک کی نسبت زیادہ ہی خوشی و مسرت کا اظہار کیا گیا۔ جامعہ رضویہ جھنگ بازار میں صاحبزادہ فضل رسول کی صدارت میں ایک بڑا جلسہ منعقد کیا گیا، راقم اسٹیج سیکرٹری تھا۔ مختلف مکتب فکر کے رہنماؤں مولانا عبدالرحیم اشرف، صاحبزادہ افتخار الحسن، مولانا محمد شریف اشرف، مولانا محمد رفیق مدن پوری، مولانا اشرف ہمدانی اور مولانا محمد اسماعیل شیعہ نے اظہار تشکر کے طور پر پر جوش تقریریں کیں اور اختتام جلسہ پر حاضرین میں منوں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ شہر و ضلع بھر میں جشن کا سماں تھا جس میں مزید قابل ذکر بات یہ ہے کہ فیصل آباد کی مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ممتاز تاجران صوفی احمد دین و حاجی بشیر احمد اور حاجی نذیر احمد صاحبان جو ان دنوں میدہ سوچی اور چینی کا وسیع کاروبار کرتے تھے، انہوں نے تحریک کی عظیم الشان کامیابی پر سوچی اور چینی کی بے شمار بوریان دو دو اور پانچ پانچ کلو کے پیٹ بنا کر بلا امتیاز سب لوگوں میں مفت تقسیم کیے۔ یوں کئی روز تک ہر گھر میں حلہ خوری کے ساتھ خوشیاں دوہلائی گئیں۔

پچھری بازار کے مشہور جہانگیر پلاؤ کے مالک مرحوم بھائی فتح محمد (جو راقم کے مستقل جمعہ کی نماز کے مقتدی تھے) نے ان گنت دیگیں پلاؤ پکوا کر تحریک میں کام کرنے والے علماء و کارکنان کے گھر تقسیم کیں۔ اس لحاظ سے کہنا پڑے گا کہ علمائے اہل حدیث کے ساتھ ساتھ ہمارے اہل حدیث تاجر بھی تحریک ختم نبوت میں سرفہرست تھے۔



اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو امن کا گہوارہ قرار دیا ہے۔
﴿وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا﴾ اور جو اس میں داخل ہوا وہ
امن و سلامتی میں آگیا۔ مکہ مکرمہ امن و آشتی کا عظیم الشان
مرکز ہے۔ یہ وہ مقدس شہر ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا گھر۔
اور لاتعداد نشانیاں ہیں۔ ﴿وَإِنْ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ
لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ﴾ ﴿فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ
وَمَقَامُ إِبْرَاهِيمَ﴾ اس شہر کی حرمت اس دن سے ہے
جس دن زمین و آسمان تخلیق کیے گئے۔ اس کی حرمت کو
پامال کرنے والا عذاب الہی سے بچ نہیں سکتا۔ دنیا میں
رسوائی اور آخرت کا دردناک عذاب اس کا مقدر ہے۔

مکہ مکرمہ وحدت امت کا مظہر ہے۔ یہی وہ جگہ
ہے جہاں تمام عبادتوں کا مجموعہ جمع ادا
کیا جاتا ہے۔ جہاں لاکھوں مسلمان ہر
سال آکر اتحاد و یک جہتی کا اظہار
کرتے ہیں۔ نہایت امن و سلامتی کے
ساتھ عبادت اور بندگی کا فریضہ انجام

دیتے ہیں۔ مکہ مکرمہ مسلمانوں کی محبتوں اور عقیدتوں کا
مرکز ہے۔ کوئی ادنیٰ سا مسلمان بھی اس کی بے حرمتی
برداشت نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ کوئی بدطینت، بدروح
خبیث اور لعین اس کی حرمت کو پامال کرے۔

یہ بات پوری دنیا کے مسلمانوں میں نہایت تشویش کا
باعث بنی کہ گذشتہ دنوں جب یمن کے حوثی باغیوں نے
ایرانی ساختہ سکڑ میزائل مکہ مکرمہ کی طرف داغا۔ اللہ تعالیٰ کا
احسان عظیم ہے کہ اس کی توفیق سے سعودی افواج نے بروقت
کاروائی کر کے فضا میں اسے تباہ کر دیا۔ حوثی باغیوں کا یہ حملہ
نا قابل معافی جرم ہے جس کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کی
جاری ہے۔ دنیا یہ بھی جانتی ہے کہ اس کے پس منظر میں کوئی
قوتیں کا فرما ہیں اور کس کی آشیر باد پر یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔
العربیہ ڈاٹ نیٹ کے مطابق ایرانی اپوزیشن کی
جلاوطن خاتون راہنما اور قومی مزاحمتی کونسل کی چیئر پرسن

مریم رجوی نے میزائل حملے کی شدید مذمت کی۔ اسے
مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی قرار دیا اور ساتھ ہی
انہوں نے کہا کہ یہ ناپاک حملہ ایرانی سپریم لیڈر خامنائی
کے حکم پر کیا گیا اور یمن میں موجود القدس فورس نامی تنظیم
نے کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ کوئی پہلا موقعہ نہیں
بلکہ ایران حرمین شریفین کی حرمت کو پامال کرنے کی مکروہ
تاریخ رکھتا ہے۔ اس سے قبل 1986 میں حجاج کے
ذریعے دھماکہ خیز مواد مکہ مکرمہ پہنچایا گیا تاکہ بڑی تخریب
کاری کی جائے۔ اسی طرح 1987 میں بھی مکہ مکرمہ کے
بازاروں میں مسلح جلوس نکالا اور لاتعداد سعودی سپاہیوں کو
شہید کیا گیا۔ اس بھگدڑ میں لگ بھگ 400 حجاج کرام

ہم باغی حوثیوں اور ان کے غلیظ سرپرستوں کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور انہیں عالم اسلام
اور پوری دنیا کے لیے خطرہ قرار دیتے ہیں۔ ہم عالم اسلام سے بھرپور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مکہ
مکرمہ پر حملہ کرنے کا پوری قوت سے جواب دیں اور ان کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیں۔

بھی ہلاک ہوئے۔ پوری دنیا جانتی ہے کہ گذشتہ سال بھی
منی میں ایک ہزار سے زائد حجاج کرام کو پاؤں تلے پھل
ڈالا گیا جس میں ایرانی پاسداران کے غنڈے شامل تھے۔
یہ رپورٹ ہماری آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی
ہے کہ جس میں ”گھر کا بیدی لٹکا ڈالنے“ کے مصداق
حقیقت حال کو بیان کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد یقین
کر لینا چاہیے کہ اس وقت پورے خطے میں فساد کی اصل
جڑ ایران ہے۔ جو اپنے دہشت گردوں کے ذریعے تخریب
کاری کر رہا ہے اور معصوم مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا
ہے۔ اس سے بڑی دہشت گردی کیا ہو سکتی ہے کہ حوثی
باغیوں کے ذریعے مکہ مکرمہ پر حملہ کرا دیا جائے۔ یہ غیر
معمولی حادثہ ہے جس کا اسلامی سربراہان کو فوراً قلع قمع
کر دینا چاہیے۔ ایران کا بائیکاٹ کیا جائے جو مسلمانوں
کے مقامات مقدسہ کا احترام نہیں کرتا اور اپنے توسیع
پندانہ عزائم کی تکمیل میں اندھا ہو گیا ہے۔

کون نہیں جانتا کہ حوثی یمن کے باشندے ہیں۔
ان کی تعداد دیگر لوگوں کی نسبت بہت کم ہے اور ان کے
معاشی حالات بھی اچھے نہیں۔ اس صورت میں یہ کس
طرح اکثریت کے خلاف اسلحہ اٹھا سکتے ہیں۔ یقیناً انہیں
کسی کی مالی فنی اور عسکری سرپرستی حاصل ہے۔ حوثی
نوجوانوں کو باقاعدہ جنگی تربیت دی گئی اور مسلح کر کے پر
امن شہریوں پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ کتنی مرتبہ اسلحہ سے بھری
کشتیاں پکڑی گئیں جو ایران سے حوثیوں کے لیے آتی
ہیں۔ ان شریپندوں نے بار بار یہ اعلان کیا کہ وہ مکہ مکرمہ
پر قبضہ کریں گے۔ اپنے مذموم عزائم اور خطرناک ارادوں
کی تکمیل کے لیے میزائل حملہ کیا گیا۔ اس ناپاک حملے سے
یہ بات صحیح ثابت ہوئی کہ سعودی عرب اور اس کے
اتحادیوں نے حوثیوں کے خلاف جو قدم اٹھایا وہ بالکل صحیح
اور درست ہے۔

یہاں ہم عام مسلمانوں اور میڈیا کی سر دمہری پر
نہایت دکھ اور افسوس کرتے ہیں۔ اتنے بڑے حادثہ اور واقعہ
پر جس رد عمل کی توقع تھی وہ بالکل نظر نہیں
آیا۔ میڈیا جو معمولی بات کا ہنگامہ بنا کر پیش
کرتا ہے وہ اس دہشت گردی پر بالکل
خاموش ہے۔ آج اگر کسی غیر مسلم عبادت گاہ
پر کوئی حملہ ہو جائے تو چیخ چیخ کر آسمان سر پر
اٹھالے گا لیکن مکہ مکرمہ پر حملہ نظر انداز کر دیا

گیا۔ یہی حال عام مسلمانوں کا ہے جس کے خون میں غیر
اسلامی ثقافت اور اور بے غیرتی رچ بس گئی ہے وہ کس
طرح اس سانحہ پر احتجاج کر رہا ہے۔ اگر حال یہی رہا اور
منافقانہ طرز عمل اختیار کرتے رہے تو اس سے بھی بڑا حادثہ
ہو سکتا ہے۔ (اللہ تعالیٰ حرمین شریفین کی حفاظت فرمائے۔)
ہم ان سطور کے ذریعے حوثی باغیوں اور ان کے غلیظ
سرپرستوں کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور انہیں
عالم اسلام اور پوری دنیا کے لیے خطرناک قرار دیتے ہیں۔
ہم عالم اسلام سے بھرپور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مکہ مکرمہ پر
حملہ کرنے کا پوری قوت سے جواب دیں اور ان کے ناپاک
عزائم کو خاک میں ملا دیں۔ ہم یہ بھی امید کرتے ہیں کہ
ایمان کی دولت سے مالا مال مسلمان حرمین شریفین کی
حفاظت کے لیے اپنا تہ من دین صرف کر دیں گے اور وہ
مقامات مقدسہ پر آج نہیں آنے دیں گے۔ ان شاء اللہ!

اسلامی نقطہ نظر

جناب پروفیسر عبد العظیم جاناباڑ

فرمان رسول ﷺ ہے:

اے امت محمد! اللہ کی قسم! روئے زمین و کائنات میں کسی شخص کو اس سے زیادہ غیرت نہیں آتی، جب اللہ کا کوئی بندہ یا اس کی کوئی بندی بدکاری کے مرتکب ہوتے ہیں۔ (صحیح بخاری)

غیرت کے نام پر عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے جدوجہد کے نتیجے میں قتل ہو جانے والا درجہ شہادت پر فائز ہوتا ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے:

”جو شخص اپنے اہل خانہ کی حفاظت (جان، مال، عزت) کی خاطر مارا جائے وہ شہید ہے۔“ (ترمذی)

ایک اور روایت میں ہے جو اس کے ہاتھوں مارا جائے اس پر کوئی قصاص نہیں۔

اسلام میں بدکاری اور اس کے مبادیات (ابتدائی کیفیات) کو بھی گناہ قرار دیتے ہوئے ان پر بھی لفظ زنا کا اطلاق کیا گیا ہے، جو کہ اس گناہ کی شدت و قباحت کے اظہار کے لیے ہے، ورنہ حقیقی زنا وہی ہے جو بدکاری کا فعل حقیقی ہے اور اس کے ثبوت کے معروف تقاضے اور مخصوص سزا ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے:

”آٹھوں کا زنا نظر بازی ہے، زبان کا زنا فحش گوئی ہے، دل کا زنا خواہش و ہوس ہے اور شرم گاہ اس کی گلی تصدیق یا تکذیب کر دیتی ہے۔“ (صحیح بخاری)

(اس آخری کیفیت پر چار گواہوں کی شرط بھی ہے)

ابتدائی جرائم سے قطع نظر جہاں تک غیرت کے نام پر قتل کا تعلق ہے تو اس بارے میں احادیث میں وضاحت موجود ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عملاً بدکاری کی صورت میں بھی کسی کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دی، جس کا ثبوت مذید منورہ کے ایک انصار سردار صحابی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا نبی ﷺ سے یہ مکالمہ ہے جب آپ ﷺ زنا کی سزا کے بارے میں بتا رہے تھے، اس نے سوال کیا کہ کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے شخص کو پائے تو کیا وہ اسے قتل نہیں کر سکتا؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں! سعد بولے، اس کا مطلب ہے کہ میں اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو پاؤں تو میں اسے کچھ نہیں کہہ سکتا، حتیٰ کہ چار گواہ لے کر آؤں، نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں! سعد کہنے لگے، ہرگز نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق اور سچ کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں تو جلد ہی اس سے قتل

وقت سامنے آئی جب اکتوبر ۲۰۰۳ء میں اقوام متحدہ نے اپنے اجلاس نمبر ۶۹ کے ایجنڈا نمبر ۹۸ کے تحت اپنے رکن ممالک سے یہ مطالبہ کیا کہ وہ طبقہ نسواں کے خلاف عزت و غیرت کے نام پر ہونے والے جرائم کی مختلف شکلوں کو روکنے کے لیے اپنی کوشش، قانون سازی، انتظامی اقدامات اور منصوبہ بندی تیز کرے اور ایسے جرائم کی وجوہ، تذراک اور خاتمہ کے لیے متعلقہ افراد مثلاً پولیس، عدلیہ اور مقدمہ کو خصوصی تربیت دے۔

۲۹ مئی ۲۰۱۳ء کو لاہور میں فرزانہ نامی حاملہ خاتون کے قتل کا المناک واقعہ پیش آیا۔ جڑاوالہ کی رہائشی فرزانہ کو گھر سے بھاگ کر اپنے آشنا محمد اقبال کے ساتھ عشق کی شادی کرنے کی پاداش میں اس کے رشتہ داروں نے لاہور ہائی کورٹ کے باہر اینٹیں مار مار کر قتل کر دیا، اس بہیمانہ واقعہ کو امریکی وزارت خارجہ، برطانوی وزیر خارجہ و لیم بیک اور اقوام متحدہ میں انسانی حقوق کے سربراہ نبوی پیلے نے انتہائی شرم ناک قرار دیتے ہوئے اس بارے میں سخت کارروائی اور فوری قانونی اقدامات کرنے کا مطالبہ کیا، اس سے پہلے کہ اس پر کوئی پیش رفت ہوتی ملک سیاسی و انقلابی دھڑوں کی زد میں آ گیا۔

غیرت کی تعریف: عربی زبان کی مشہور ذمہ لغات ”لسان العرب و تاج العروس“ میں غیرت کی تعریف یوں کی گئی ہے: ”غیرت دل کی حالت بدل جانے اور غصہ کے سبب بیچانی کیفیت طاری ہو جانے کو کہتے ہیں، جس کا سبب کسی ایسی شے میں دوسرے کی دخل اندازی ہوتا ہے جس کو انسان اپنے ساتھ مخصوص سمجھتا ہے۔“

آج دنیا کا کوئی بھی مہذب معاشرہ اسلام کی اس خوبی کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس نے انسانی نفسیات کے مطابق اُن تمام صورتوں کی نشاندہی کر دی ہے کہ کن کن بیچانی کیفیات کے طاری ہو جانے پر غیرت کھانی چاہیے نہ کہ اپنی یا معاشرتی خواہشات و اثرات پر۔

اسلام اور دو قومی نظریہ کے نام سے وجود میں آنے والی جدید تجربہ گاہ ”ریاست پاکستان“ اپنے قیام کے ۷۰ برس بعد بھی تشخص اور شناخت کے بحران میں مبتلا ہے۔ ملک کا کثیر صاحب علم طبقہ اسے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مفکر پاکستان و بانی پاکستان کے خوابوں کی تعبیر کے مطابق کامیاب اور پُر امن ملک دیکھنا اور بنانا چاہتا ہے۔ اسی طبقہ میں سے بعض اسے سیکولر ریاست دیکھنے اور بنانے کے خواہاں ہیں۔ اس طرح بظاہر دو طبقے برسرِ پیکار نظر آتے ہیں:

① وہ طبقہ جو سورۃ النساء کی آیت نمبر ۶۵ کی روشنی میں (ترجمہ) ”اور تیرے رب کی قسم! یہ مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس کے تمام اختلافات میں آپ ﷺ کی شخصیت کو فیصلہ کن نہ مان لیں، دل میں تنگی اور ناخوشی محسوس نہ کریں، بلکہ دل و جان سے قبول کر لیں“ ملک کی کامیابی کے خواب دیکھتا ہے۔

② دوسرا وہ طبقہ جو جدید علوم سے بہرہ ور ہے، اسلام کو اپنے لیے رول ماڈل نہیں سمجھتا اور نہ ہی معاشرہ و ریاست کی تشکیل میں مذہب کو بنیادی کردار دینے پر آمادہ نظر آتا ہے۔ میڈیا، عالمی ادارے اور مغربی حکومتیں اس کی بھرپور تائید کرتی ہیں، ان کے ہاں معاشرتی جرائم کی تشریح مذہب کی بنیاد پر نہیں بلکہ انسانی رجحان کی بنیاد پر ہے۔ اس طرح ایک طرف یہ اپنے آپ کو مذہب سے آزاد اور دوسری طرف اسبابِ جرائم کو ہوا دینے کے مُسبب ہیں۔ چنانچہ ایسی سوچ کے حاملین دیگر جرائم کی طرح زنا جیسے معاشرتی و اخلاقی جرم کو جسمانی تھکاوٹ اتارنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور اس جرم کے ردِ عمل میں پیدا ہونے والے جذبات کو رسومات کا نام دے کر احساسِ ندامت کے بجائے اس کی شدت کو ہی ختم کر دیتے ہیں۔ پاکستان میں جرائمِ غیرت (زنا کا ردِ عمل) کے حوالے سے آخری قانون سازی آج سے ۱۲ برس قبل اس

مجنوں، سوہنی مہیوال، سسی پنوں، مرزا صاحبان جیسے حیاء سوز قصے و کہانیاں ہمارے کلچر کا ادبی ورثہ ہوں۔ اسی طرح ایک اور صوفی شاعر شاہ حسین نے جن کے متعلق فیروز سنز کے شائع شدہ ”اردو انسائیکلو پیڈیا“ میں درج ہے کہ ”۳۶ برس تک حضرت علی ہجویری کے مزار پر حاضری دی، اس دوران ایک خوبصورت ہندو برہمن لڑکے کا مادھو لال پر عاشق ہو گئے، اپنے لیے مؤنٹ کا صیغہ استعمال کرتے، ڈاڑھی مونچھ منڈوا کر ناچنا گانا اور مادھو لال کو یقین دلانا کہ تمہارا نام میرے نام سے پہلے آئے گا۔“

یہ کیسا عشق حقیقی ہے جسے ہمارے معاشرے کا ادبی ورثہ بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔

ہمیں واضح طور پر دو مخالف راستوں میں سے ایک کا انتخاب اور اس کے لوازم اور نتائج کو انصاف کے لیے خود کو تیار کرنا ہوگا۔ شریعت اسلامیہ کی صحیح و حقیقی تعلیمات سے واقفیت اور ان کا احترام لازم ہے ورنہ اس دورنی سے معاشرہ میں ہر طرف الیہ جنم لیتے رہیں گے۔

حدود اللہ کا اپنی روح سے بروقت نفاذ و اطلاق ہی مسائل کا حقیقی حل ہے۔

الاسلام ڈائری 2017

جماعتی ہڈیوں کی آئینہ دار

ایک دعوت ایک پیغام

ہر بڑے لمحے فرد کی ضرورت

حسب سابق ڈائری زیر ترتیب ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ ڈائری ماہ و مہر میں آپ کو مل سکے تو آج ہی رابطہ کیجیے۔

اشہارات اور ضروری فون نمبر آج ہی بھیج دیں

ایک صفحہ اشہارات نوکر 2500/- روپے

ایک صفحہ اشہارات ایک کلر 1500/- روپے

نصف صفحہ ایک کلر 1000/- روپے

آزاد اشہارات کے ساتھ زرا شاعت بھی لازماً ارسال فرمائیں۔ شکریہ!

شہنشاہی کارڈ 34101-3207371-5

رابطہ: المہدیہ پبلیکیشنز 106 راوی روڈ لاہور

0321-6487892 - 042-37720257

055-4443265

وی پی آر شاہ

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وکلی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

پی اور عدالت کی پیشگی اجازت کے بغیر درج نہ ہو، گویا اس طرح اس جرم کو تحفظ دیا جاتا ہے کہ اس کی ایف آئی آر ہی ناممکن بنا دی گئی۔

آخری سالوں میں ہونے والی قانون سازی کا منظر نامہ تو یہ ہے کہ عشق و فحور اور بے راہ روی اختیار کرنے والے تو معصوم ٹھہرے اور ان کو روکنے والے کسی تفصیل میں جائے بغیر سیدھے قانون کی گرفت میں۔ لوگ قانون کو ہاتھ میں لینے پر اس لیے مجبور ہوتے ہیں کہ ایک طرف مذہب اور ان کی درست سماجی روایات ان کو غیرت مندی کا درس دیتے ہیں، دوسری طرف کی افسوس ناک صورت حال یہ ہے کہ ہمارے ذرائع ابلاغ ہماری غلط بیہودہ سماجی روایات عشق و محبت کو ایک مقدس قدر اور خوبصورت مقصد حیات کے طور پر پیش کر رہے ہیں، حالانکہ پاکستان کا کوئی بھی شخص اپنی بہن، بیٹی، بہو اور بیوی کے لیے کسی آشنا یا عاشق و محبوب کا نام سننے پر آمادہ نہیں جو کہ تقاضائے غیرت بھی ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ شارح صحیح بخاری لکھتے ہیں کہ ”غیرت انسانی فطرت میں شامل ہے اور جو غیرت مند نہیں، گویا بعد فطرت ہے،“ اسلام نے غیرت کو پسندیدہ قرار دیتے ہوئے اس کی تمام جائز اور مشروع شکلیں اور کیفیات واضح کر دی ہیں، جب کہ ناجائز محاسن، خود ساختہ غیرت مندی، قبائلی و علاقائی رسومات، تعصب اور فرقہ وارانہ رویہ واضح طور پر حرام قرار دیئے ہیں۔ اسی طرح کار و کاری، سیاہ کاری، ونی یا اس سے ملتی جلتی قبائلی رسومات و روایات سے لے کر خفیہ آشنائی، ناجائز راہ و رسم اور تعلقات، بدکاری، خفیہ شادی، عشقیہ شادی اور قبائلی تعصبات کے زیر اثر خواتین پر ہونے والے مظالم سمیت اسلام ہرگز ہرگز اس کی اجازت یا سہولت نہیں دیتا اور نہ ہی ایسے جرائم کے سرزد ہو جانے پر کسی فرد یا گروہ کو قانون ہاتھ میں لینے کی یا از خود اس کی سزا تجویز کرنے کی اجازت دیتا ہے، شریعت اسلامیہ میں تمام معاشرتی مسائل کا حل موجود ہے۔

اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ وارث شاہ جیسا صوفی شاعر عشق و فحور، خفیہ آشنائی، ناجائز مراسم اور تعلقات، لٹوس و کنار، اشتہا انگیز جذبات و خیالات کو عشق حقیقی کا نام دے کر سند جواز مہیا کرے۔ ہیر راجھا، لیلیٰ

تکوار سے اس کا کام تمام کر دوں گا، تب حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: سنو! اپنے سردار کی سنو! یہ بڑا غیور ہے، میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔ (صحیح مسلم)

اسلام میں ہر جرم کی سزا اس کی نوعیت کے مطابق مقرر کی گئی ہے اور یہی عدل و انصاف کا تقاضا ہے۔ نظر بازی، فحش گوئی اور عشق و فحور کے رویے اختیار کرنا، گو کہ اسلام کی نظر میں انتہائی ناپسندیدہ ہیں، مگر اس کی سزا نہیں کہ ایسا کرنے والے کو موت کی گھاٹ اتار دیا جائے، حتیٰ کہ کنوارے مرد و زن اگر زنا کاری بھی کر لیں تو شریعت اسلامیہ میں ان کی سزا قتل کے بجائے مقررہ حد تک کوڑے اور جلا وطنی سے زیادہ نہیں۔ غیرت کے حوالہ سے جرائم کی بعض سنگین صورتیں مجرموں کے لیے سزائے موت کو شرعاً جائز تو کرتی ہیں، تاہم ورنہ کے لیے پھر بھی قانون کو ہاتھ میں لینے کی ہرگز گنجائش نہیں، ایسا کرنا صرف مسلمان حاکم کا ہی استحقاق ہے۔ اسی طرح جن جرائم کی سزا قرآن و سنت نے مقرر کر دی ہے اس کی جگہ از خود دوسری سزا وہ کم ہو یا زیادہ مقرر کرنا بھی جائز نہیں۔

پاکستان میں قانونی طور پر جرائم غیرت کی تعریف اور مصدق مختلف ہیں، جن میں کار و کاری، سیاہ کاری اور ونی جیسے جرائم کو ہی سامنے رکھ کر قانون سازی کی گئی ہے، چنانچہ ”عورت فاؤنڈیشن“ کے زیر اہتمام ”کرائم آف آئز“ نامی کتاب کی مصنفہ میڈیٹھیا لکھتی ہیں:

”عورت کے نام پر ارتکاب کیے جانے والے جرائم مثلاً کار و کاری، سیاہ کاری یا اس سے ملتی جلتی رسوم و روایات خاندان کے ارکان کو اس وجہ سے عورت اور مرد کو قتل کرنے کی اجازت دیتی ہیں کہ اس سے خاندان کو بے عزتی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔“ (از میڈیٹھیا صفحہ نمبر ۳۱)

صورت حال کا حل: پاکستانی معاشرہ اس وقت جس المیہ سے دوچار ہے، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہماری حکومتیں عوام کے سماجی اور دینی رجحانات کو مد نظر رکھ کر نہ تو قانون سازی کرتی ہیں اور نہ ہی قانون کے مطابق اقدامات کرتی ہیں، جس سے معاشرے میں پہلے شدید بے چینی، اضطراب اور پھر بے راہ روی پروان چڑھتی ہے۔ ایک طرف قانون کا طرفہ تماشہ یہ کہ زنا کا کیس ایس

تحریک ختم نبوت اور علمائے اہل حدیث

نمبر جناب مولانا محمد یوسف انور

۷ ستمبر ۱۹۷۷ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا، اس طرح ۹۰ سال بعد قادیانی فتنہ اپنے انجام کو پہنچا۔ اس مقصد کے لیے بڑی بڑی تحریکیں چلائی گئیں، مجھ اللہ ہر تحریک میں علمائے اہل حدیث نے سرفہرست اور ہر اہل دستہ کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔

مرحوم آغا شورش کاشمیری نے اپنی زندگی کی آخری تصنیف ”تحریک ختم نبوت“ میں لکھا ہے کہ مرزا قادیانی کی سب سے پہلے سرکوبی کرنے والے اہل حدیث عالم دین مولانا محمد حسین بٹالوی تھے جنہوں نے جگہ جگہ مرزا کا پیچھا کر کے اس کے مذموم عقائد اور دعائی کو باطل ثابت کیا۔ انہوں نے اپنے استاد گرامی میاں نذیر حسین محدث دہلوی کی خدمت میں حاضر ہو کر ایسے غلط عقیدے اور دعوے کرنیوالے شخص کے بارے

میں کفر کا فتویٰ حاصل کیا جبکہ دوسرے مسلمانوں کے مکاتب فکر ابھی سوچ و بچار کر رہے تھے اور ایسے گمراہ کن عقائد کے صفرے کبرے بنانے میں لگے ہوئے تھے۔

انہی ایام میں سردار اہل حدیث

مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ نے تو قادیان جا کر مرزا کو لاکار لیکن اسے مولانا امرتسری کا سامنا کرنے کی جرأت و ہمت نہ ہو سکی۔ اس محاذ پر قاضی محمد سلیمان منصور پوری اور مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہم اللہ کی تحریری و تقریری کاوشوں کو کون نظر انداز کر سکتا ہے۔ تقسیم ملک کے بعد ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں مولانا محمد داود غزنوی رحمہ اللہ (جو اس تحریک کی مرکزی مجلس عمل کے جنرل سیکرٹری تھے) مولانا محمد اسماعیل سلفی، مولانا عبد المجید سوہدروی علامہ محمد یوسف کلکتوی کراچی، مولانا حکیم عبدالرحمن آزاد گوجرانوالہ، مولانا عبدالرشید صدیقی ملتان، مولانا عبید اللہ احرار، حافظ محمد اسماعیل روپڑی اور حافظ محمد ابراہیم کیر پوری علامہ احسان الہی ظہیر، حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا معین الدین لکھوی اور مولانا عبداللہ گورداسپوری رحمہم بہت سے

نامور علمائے اہل حدیث کا کردار سرفہرست تھا جن میں سے بعض نے کئی کئی ماہ قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔

اس زمانے میں مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ لمبی مدت تک جیل میں رہنے کی وجہ سے ۵۴ء کی مرکزی کانفرنس ملتان میں بھی شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس تحریک کے دوران فیصل آباد میں شہر کی مرکزی جامع مسجد پکھری بازار میں ایک بڑے جلسے کے بعد مولانا محمد صدیق، مولانا احمد دین لکھنوی، مولانا علی محمد مصفا، مولانا ابراہیم خادم تانڈیالوالہ میرے والد مرحوم حاجی عبدالرحمن پٹوی رحمہم اللہ اور خود مجھے بھی صغریٰ کے باوجود گرفتار کر لیا گیا۔

یہ سطور لکھنے کا سبب ۷۷ء کی تحریک ختم نبوت ہے

بلاشبہ ۷۷ء کی تحریک ختم نبوت ماضی کی تمام تحریکوں کی نسبت سب سے بڑی اور نتیجہ خیز ثابت ہوئی تھی۔ جن مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔

جسے ہر سال ہمارے دوست ”۷ ستمبر کو“ یوم فتح کے طور پر مناتے ہیں اور زبان و قلم پر بڑے زور و شور سے لاتے ہیں لیکن اسے تنگ دلی یا تجاہل عارفانہ کہیں کہیں تحریک کے آغاز و پس منظر اور محرکین کے نام تک نہیں لیتے کیونکہ ان میں اہل حدیث علماء کا تذکرہ سب سے زیادہ اور سرفہرست ہے۔ اس بنا پر میں نے ضروری سمجھا کہ قارئین ”اہل حدیث“ اور نئی نسل کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لیے حقیقت حال کو واضح کر دیا جائے۔

بلاشبہ ۷۷ء کی تحریک ختم نبوت ماضی کی تمام تحریکوں کی نسبت سب سے بڑی اور نتیجہ خیز ثابت ہوئی تھی۔ یعنی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ یہ تحریک ۲۹ مئی ۷۷ء سے شروع ہوئی، اس دن قادیانی جماعت ربوہ کی کمانڈو تنظیم ”الاحمدیہ“ کے غنڈوں نے چناب نگر

ریلوے اسٹیشن (سابقہ ربوہ) پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے مسلمان طلبہ جو تفریحی طور سے چناب ایکسپریس سے واپس آرہے تھے ان پر حملہ کر دیا۔ محض اس جرم کی پاداش میں کہ انہوں نے ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے تھے۔ طلبہ کو مار مار کر ادھ موا اور شدید زخمی کر دیا گیا۔ گاڑی جب فیصل آباد ریلوے اسٹیشن پر پہنچی تو بے ہوش زخمی طلبہ کو گاڑی سے اتار کر سول ہسپتال داخل کرایا گیا۔ اسی اثناء میں مرزائیوں کی اس غنڈہ گردی کی خبر شہر میں پہنچی گئی۔ علمائے شہر مفتی زین العابدین، مولانا تاج محمود، مولانا عبدالرحیم اشرف، مولانا محمد صدیق، مولانا محمد اسحاق چیمہ رحمہم اللہ اور راقم السطور فوری طور پر اسٹیشن پہنچے۔ شہریوں کی ایک بڑی تعداد بھی ریلوے پلیٹ فارم پر موجود تھی۔ ان علماء نے اپنی تقاریر اور جذباتی شعلہ نوازی سے مشتعل حاضرین اور طلبہ کو یقین دلایا کہ زخمی طلبہ کا خون ریاگاہاں نہیں جانے دیا جائے گا۔ اس سانحہ پر احتجاج کرتے ہوئے فی الفور پریس کانفرنس کی گئی اور حکام و پریس نمائندگان کو صورتحال کی سنگینی سے آگاہ کیا گیا۔ نیز اگلے روز ہڑتال کا اعلان کیا گیا۔ یہ ہڑتال ایسی مکمل تھی کہ شہر کے بازاروں کے علاوہ محلوں اور مضافاتی کالونیوں میں بھی گلی کوچوں کی دکانیں اور کاروبار بند رہا۔ ملک کے دوسرے حصوں میں خبریں پہنچنے پر ملک بھر کے علماء نے فیصل آباد کی دینی قیادت سے رابطہ کیا اور یقین دلایا کہ وہ ان کی ایک آواز پر لبیک کہنے کے لیے آمادہ و تیار ہیں اور ہمہ قسم کی قربانی دینے سے گریز نہیں کریں گے۔

چنانچہ مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف رحمہم اللہ کے مکان جناح کالونی میں ایک مشاورت کے بعد طے شدہ پروگرام کے مطابق راولپنڈی میں مولانا غلام اللہ خان رحمہم اللہ کی جامع مسجد راجہ بازار میں نمائندہ اجلاس منعقد کیا گیا جس میں شرکت کے لیے فیصل آباد سے علماء کا ایک وفد بنایا گیا۔ اس وفد میں مفتی زین العابدین، مولانا عبدالرحیم اشرف رحمہم اللہ، مولانا تاج محمود، مولانا محمد اسحاق چیمہ، مولانا محمد صدیق، مولانا محمد شریف اشرف اور راقم الحروف شامل تھے۔ چناب ایکسپریس سے راولپنڈی جانے کے لیے فیسٹ کلاس کی سات ٹکٹیں خریدی گئیں۔ اسٹیشن روانگی سے پہلے مولانا محمد اسحاق چیمہ نے فرمایا کہ ہم ساتوں کو ٹرین سے نہیں جانا چاہیے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ راستے میں

کبھی گرفتار کر لیے جائیں، بہتر ہوگا کہ کچھ حضرات بذریعہ پروڈ سٹر کریں۔ اس تجویز کے تحت بزرگ علماء مفتی زین العابدین مولانا عبدالرحیم اشرف، مولانا تاج محمود اور مولانا اسحاق چیمہ ٹرین سے اور مولانا محمد صدیق، مولانا شریف اشرف اور راقم کار سے عازم پنڈی ہوئے۔

مولانا چیمہ صاحب کی سیاسی بصیرت اور خدشہ دونوں درست نکلے، چاروں بزرگوں کو لالہ موسیٰ اسٹیشن پر اتار کر پولیس نے گرفتار کر لیا لیکن بذریعہ روڈ جانے والے ہم تینوں پنڈی پہنچ گئے۔ دوسرے شہروں سے آنے والے کئی علماء سے یہی سلوک ہوا تاہم تمام مکاتب فکر پر مشتمل علماء کی اچھی خاصی تعداد اس ہنگامی اجلاس میں موجود تھی۔ اجلاس میں حالات کے جائزے اور تجاویز و آراء کے بعد مجلس عمل ختم نبوت قائم کی گئی۔ جس کے امیر مولانا محمد یوسف بخوری (کراچی) بنائے گئے اور روپے پیسے کی فراہمی و فنڈز کے لیے میاں فضل حق صاحب (ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان) ناظم مالیات مقرر ہوئے۔ فیصل آباد

سے شروع ہونے والی یہی تحریک جلد ہی ملک گیر شکل اختیار کر گئی۔ ہر چھوٹے بڑے شہر میں روزانہ جلسے جلوسوں کا انعقاد ہوا، ہر مقام پر مشترکہ

اجتماعی پروگراموں اور تحریک کو آگے بڑھانے میں علمائے اہل حدیث سرفہرست رہے جن میں علامہ احسان الہی ظہیر شہید، حافظ عبدالقادر روپڑی، حافظ عبدالحق صدیقی، مولانا محمد حسین شیخوپوری، مولانا محمد رفیق مدن پوری نمایاں تھے۔ ہمارے شہر فیصل آباد میں میاں طفیل احمد (جماعت اسلامی) صدر مجلس عمل اور راقم الحروف سیکرٹری جنرل تھے۔ الغرض تمام مکاتب فکر کے علماء و طلبہ اور نوجوانوں نے شب و روز تحریک کو گرم رکھا، علماء امت نے یہ تحریک ایسی منصوبہ بندی اور حکمت عملی سے چلائی کہ سارا ملک سراپا احتجاج بن گیا۔ تحریک کے دوران حکومت نے ایک حمدانی کمیشن تشکیل دیا جس نے ربوہ اسٹیشن کے سانحہ اور دیگر مختلف جگہوں کے پیش آمدہ واقعات کی تحقیقات کیں لیکن حالات نے کچھ ایسا پلٹا دکھایا کہ قومی اسمبلی کو انکوائری کمیٹی میں تبدیل کر دیا گیا اور مرزا لاہوری پارٹی کے سربراہ پر جرح کی گئی۔ اس کے بعد قادیانی جماعت کے

سربراہ مرزا ناصر بیگ پر سات روز تک جرح ہوتی رہی۔ قومی اسمبلی کے ممبران میں سے مولانا مفتی محمود اور مولانا شاہ احمد نورانی خاص طور پر گفتگو میں پیش پیش تھے جنہیں راولپنڈی میں اہل حدیث علماء حافظ محمد ابراہیم کبیر پوری اور مولانا حافظ محمد اسماعیل ذبح تیاری کرواتے اور مرزا قادیانی کی اصل تصانیف انہیں مہیا کرتے۔ (یاد رہے قادیانیوں نے مرزا کی اکثر کتب کی تحریروں میں کی بیشی کردی ہے) یہ کتابیں اگلے روز فاضل ممبران اسمبلی حوالہ کے ساتھ اسمبلی میں دکھاتے، ایک دن مفتی محمود نے مرزا ناصر احمد کو مخاطب کر کے کہا کہ قادیان میں مرزا غلام احمد کے سامنے ایک شاعر نے ان کی تعریف کرتے ہوئے نعوذ باللہ یہاں تک کہا:

محمد پھر اتر آئے ہیں قادیان میں
اور پہلے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
مرزا ناصر نے اسے کذب بیانی اور جھوٹ قرار دیا اور حوالہ طلب کیا، مفتی صاحب کے پاس کوئی حوالہ نہ تھا، ایک دو روز تک حوالہ دکھانے کا وعدہ کیا۔ اس حوالے کے

کہے۔ چنانچہ حافظ محمد ابراہیم کبیر پوری رحمہ اللہ نے یہ با حوالہ کتب مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ کو فراہم کیں اور مولانا غزنوی رحمہ اللہ جو مقدمہ کی پیروی ایک ماہر وکیل سے بھی بڑھ کر کر رہے تھے جب آپ نے عدالت میں مرزا کی تحریروں پیش کیں تو مولانا مودودی رحمہ اللہ کی سزا عمر قید میں تبدیل کر کے چند ماہ بعد رہا کر دیا گیا۔

بات ہو رہی تھی قومی اسمبلی میں مرزا ناصر احمد پر جرح کی تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ بالآخر ایک سوال پر مرزا ناصر احمد نے کہا کہ جو بھی شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ علامہ اقبال نے یوں ہی نہیں کہا تھا۔

پنجاب کے ارباب نبوت کی شریعت
کہتی ہے کہ یہ مومن ہے پارینہ کافر
اس کے بعد قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قرارداد پاس کی جس پر ۲۷ ستمبر ۱۹۸۷ء کو اس وقت کے وزیر اعظم مسٹر بھٹو نے آئین میں ترمیم کر کے قادیانیوں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اور ربوہ کو کھلا شہر بنا دیا گیا۔ اس طرح ۹۰ سال بعد قادیانی فتنہ اپنے انجام کو پہنچا۔

اس آئینی ترمیم پر قانون سازی نہ ہوئی جبکہ ختم نبوت کی تحریک اس قدر منظم اور پرامن تھی کہ صرف تین ماہ دس دن کے اندر اندر اللہ تعالیٰ نے اسے کامیابی سے ہمکنار کیا۔ بعد ازاں ۱۹۸۴ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے تحریکی انداز اختیار کرنے پر صدر جنرل ضیاء الحق نے ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کر کے قادیانیت کی تبلیغ و تشہیر، خود کو مسلمان ظاہر کرنے اور شعائر اسلام استعمال کرنے کو جرم قرار دے دیا جس کی سزا تین سال قید با مشقت اور جرمانہ مقرر کی گئی۔ اس آرڈیننس پر قادیانیوں کا سربراہ آنجنابی مرزا طاہر راتوں رات بھیس بدل کر بھاگ کر لندن جا پہنچا۔ بقول شاعر۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا
مرزا طاہر نے اپنے آقا گریز حکومت کے ڈیرے پر پناہ حاصل کی، ساتھ ہی اپنا ہیڈ کوارٹر چناب نگر (ربوہ) سے لندن منتقل کر لیا۔ چند سال پیشتر علامہ فیصل آبادی کی کوششوں سے ۱۹۹۸ء میں پنجاب اسمبلی نے متفقہ طور پر ربوہ کا نام تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا اور اس طرح نیا نام چناب نگر رکھا گیا۔ یہ بھی ایک لطیفہ ہے کہ ایک مدت سے

لیے سوائے حافظ محمد ابراہیم کبیر پوری صاحب رحمہ اللہ کے اور کسی بھی مکتب فکر کے عالم دین یا لیڈر کے پاس اصل رسالہ نہ تھا۔ پاک و ہند کی تقسیم سے پہلے قادیان سے مفت روزہ ”الہد“ شائع ہوتا تھا۔ جس کے صفحہ اول پر یہ قصیدہ شائع ہوا تھا۔ یہ مفتی صاحب کو دیا گیا اور انہوں نے اسمبلی میں اسے پڑھ کر سنایا جس پر مرزا ناصر اور ان کی ذریت کو بڑی ذلت اٹھانا پڑی۔

یہاں پر ایک اور تاریخی حقیقت ذہن میں تازہ ہو گئی ہے۔ ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران مولانا مودودی رحمہ اللہ نے ایک پمفلٹ ”قادیانی مسئلہ“ لکھ کر ملک بھر میں تقسیم کر دیا۔ اس میں بھی مرزا کے الہاموں اور دعادی کے حوالے سے دوسری کتابوں سے دیکھ کر نقل کر دیئے گئے۔ اسی پر مولانا مودودی کو مارشل لاء عدالت سے سزائے موت سنائی گئی تھی۔ جب معاملہ انکوائری کمیشن کے سامنے آیا تو عدالت نے اصل کتابوں کے حوالے طلب

اس نے بھرپور طاقت استعمال کی اور لاکھوں مسلمانوں کو قتل کیا گیا۔ لاکھوں گھر مسمار کیے گئے۔ ہزاروں خاندانوں میں نیرد آزار ہنے کے بعد امریکی واپس لوٹے تو اسامہ بن لادن کی جھوٹی ہلاکت کا ڈرامہ ایٹ آباد میں کھیل کر اس ٹانگ کا خاتمہ کر دیا گیا جسے ساری دنیا نے امریکی جگ ہنسانی قرار دیا۔

اب جبکہ امریکیوں کو خونِ مسلم پینے کی عادت ہو چلی ہے اگر خود نہ سہی تو کسی دوسرے کافر کے ذریعے ہی سہی وہ بھارتی ”حسن سلوک“ جو وہ کشمیریوں سے کر رہا ہے اس پر امریکہ خاموش ہے۔

انڈیا کے اندر اس وقت صورت حال یہ ہے کہ پاکستان مخالف مودی حکومت کی ہر چال بازی کی مذمت ہو رہی ہے۔ سکھوں اور دلت ذات کے ہندوؤں نے اپنے اپنے علاقے کی آزادی کے لیے تگ و دو شروع کر دی ہے۔ بھارتی سیاست دانوں نے مودی کی مذمت اور اس کی سیاست کو رد کر دیا ہے۔

اور پاکستان میں بھارتی جاسوسوں کا جال

بجھانے کی کوشش بھی ہو رہی ہے۔ کھوش

جیسے جاسوس کی گرفتاری اور اس کے بعد

مزید گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے۔ آری

چیف کا کومنگ آپریشن بھی جاری ہے۔

اس کے ذریعے ملک دشمنوں کے گرد گھیرا

تنگ ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں غداروں اور ان کے سہولت

کاروں کے گرد گھیرا تنگ کرنے کی بھی حوصلہ افزائی ہونی

چاہیے کہ ہمارے فوجی ذمہ داران اس سے غافل نہیں

ہیں۔

پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں تمام قومی قیادت کا

مشترکہ اعلامیہ اور مضبوط موقف یقیناً آزادی کشمیر کی

تحریک کو میسر دے گا۔ اللہ سے امید ہے کہ کشمیریوں کی یہ

تحریک آزادی اب ضرور کامیاب ہوگی۔ اس وقت

ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان کے اندر سیاست کے

نام پر ناپختہ سیاسی مداریوں کو اپنے ڈرامے بند کر دینے

چاہئیں۔ ایک طرف پوری پاکستانی قوم کی امیدیں اپنی

بہادر مسلح افواج کی طرف لگی ہوئی ہیں اور دوسری طرف

سیاسی مداریوں کی دکائیں ہیں جو اپنی جعل سازوں اور

عوامی درد سے خالی خولی نعرے سے دیرمان پڑی ہیں۔ یہ



اور اس کے نام نہاد غنڈے آئے روز پاکستانی سرحدوں پر فائرنگ کر کے منہ کی کھا رہے ہیں۔ افواج پاکستان کے بہادر سپہ سالار جناب جنرل راجیل شریف اور پاکستانی پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس میں تمام سیاسی جماعتوں قومی و فوجی اداروں کے سربراہان نے یک جہتی کے مظاہرے دکھا کر آزادی کشمیر کے لیے ایک مضبوط بنیاد مہیا کر دی ہے۔

نریندر مودی اپنی انانیت اور عالمی توجہ کو منتشر کرنا چاہ رہا ہے۔ کبھی بلوچستان کی باتیں شروع کی جاتی ہیں کبھی آزاد کشمیر کی باتیں کرتا ہے اور کبھی پاکستان کی دہشت گردی کو موضوع بنانے کی باتیں دہرا دی جاتی ہیں۔

تحریک آزادی کشمیر کی چنگاری کو آج کشمیری اپنے خون سے سنبھال رہے ہیں اور کشمیری بچے بوڑھے اور عورتیں انڈین پیلیٹ گنوں اور مرچوں سے بھری گولیوں سے اپنی آنکھیں متاثر کروا کر اس تحریک کو طاقت ور بنا رہے ہیں۔

حالانکہ بھارت ایک دہشت گرد ملک ہے جھوٹ اور کذب پرانی اس کا طیرہ رہا ہے۔ پاکستان خصوصاً کوئٹہ میں اس نے گزشتہ دنوں خون کی ہولی کھیلی جس میں درجنوں بکلاء درجنوں پولیس جوان اور بیسیوں افراد شہید ہو گئے۔ کراچی اور کوئٹہ میں آئے روز نادیہ ہاتھ اسی بھارت کے ہی ہیں جو مسئلہ کشمیر کو دبانے اور آزادی کشمیر کی تحریک کو خنڈا کرنے کی ناپاک جسارت کرتے ہیں۔ عالمی امن کے ٹھیکیدار چپ سادھے بیٹھے ہیں۔ اس ظلم و بربریت کو نہ ان کی آنکھیں دیکھ رہی ہیں اور نہ وہ بھارت کو اپنا احتجاج ہی ریکارڈ کرانے کی سکت رکھتے ہیں کہیں یہ بات تو نہیں کہ ”کافر کافر کا یار ہے۔“

9/11 کا امریکی ویہوڈی ڈرامہ رچایا گیا تو مسلمانوں پر ان کا عتاب دیدنی تھا۔ افغانستان کے مسلمانوں کو کچلنے کے لیے اسامہ بن لادن پر الزام سے

بھارتی جارحیت اور بربریت نے دنیائے عالم کو اپنی ہنٹ دھرمی اور انانیت کی طرف متوجہ کیا ہوا ہے۔ بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی جس ڈھٹائی سے تحریک آزادی کشمیر کو کچلنا چاہ رہا ہے وہ جس طرح کشمیریوں کے جذبات ان کے ایمانی حرارت والے کارناموں اور نیرت مسلم سے لبریز ولولوں کو کچل کر نام نہاد بھارتی نعرے ”کشمیر ہمارا اٹوٹ ایک“ کو گنگنا رہا ہے۔ الحمد للہ اس نعرے کو اتنا ہی آج کشمیری نوجوان غلط ثابت کر رہے ہیں۔ کشمیری کمانڈر جناب برہان مظفر وانی شہید کو ہندوؤں کے غنڈوں نے جس بے دردی سے شہید کیا ہے خون دانی شہید سے اب تحریک آزادی کشمیر کی چنگاری خوب سگلے لگی ہے۔

تحریک آزادی کشمیر کی چنگاری کو آج کشمیری اپنے خون سے سنبھال رہے ہیں اور کشمیری بچے بوڑھے اور عورتیں انڈین پیلیٹ گنوں اور مرچوں سے بھری گولیوں سے اپنی آنکھیں متاثر کروا کر اس تحریک کو طاقت ور بنا رہے ہیں۔

سینکڑوں کی تعداد میں کشمیر میں شہادتیں ہو رہی ہیں ہزاروں پر گولیاں برس کر انہیں زخمی کر کے ہسپتالوں میں داخل کر دیا گیا ہے۔ کئی ایک کی بینائی چھین لی گئی ہے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستانی وزیر اعظم میاں نواز شریف نے کشمیریوں کی بھرپور حمایت کر کے مسئلہ کشمیر اجاگر کر دیا ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بانکی مون کو تصویری دستاویز بھی پیش کر کے بھارتی ظلم و تشدد سے آگاہ کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ سپر پاور کھلانے کے دعوے دار امریکیوں کو بھی بھارتی ڈھٹائی سے آگاہی کر دی گئی ہے۔ اس کے جواب میں بھارتی بوکھلا گئے ہیں۔ ترکی چین اور اسلامی ممالک کی تنظیم او آئی سی نے پاکستانی موقف کی حمایت کر دی ہے۔ بھارتی فوج

مولانا شمعون عابد بلوچ رحمہ اللہ

تحریر: عبداللہ عابد بلوچ

بڑے بردبار، خوش طبع اور خوش اخلاق تھے۔ اتباع سنت پر آپ کا عمل نہایت پختہ تھا۔ آپ تہجد گزار تھے مسنون اذکار و وظائف ہمیشہ آپ کی زبان پر رہتے تلاوت قرآن پاک اور درس قرآن مجید میں مشغول رہتے تھے۔

آپ قناعت پسند اور متوکل علی اللہ تھے اپنی کسی چھوٹی یا بڑی حاجت کا کسی سے ذکر نہیں کرتے تھے۔ معاشی تنگی ہونے کے باوجود بڑے خوش لباس اور خوش خوراک تھے ایسے معلوم ہوتا تھا کہ دست غیب سے انہیں رزق مل رہا ہے۔

آپ جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد جامعہ مکملہ راجوال اور جامعہ محمدیہ کواڑہ میں ۱۹۹۶ء تا دم آخر پڑھاتے رہے ہر ساتھ ہی بنات کے مدرسہ میں بخاری شریف کی تدریس بھی کرتے تھے۔

مولانا محمد شمعون عابد بلوچ، صاحب علم اور صاحب

موت ایک اہل حقیقت ہے جس سے کسی انسان کو بھی مفر نہیں۔ یہ وہ قانون الہی ہے جس سے کوئی ذی نفس مستثنیٰ نہیں۔ مگر کچھ مرنے والے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کی یادیں بھلائی نہیں جاسکتیں۔ ایسی ہی ایک شخصیت مولانا شمعون عابد بلوچ ہیں جو ۲۶ سال کی عمر میں ۲۵ مئی ۲۰۱۵ء کو انتقال کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون!

آپ ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۹ء کو جڑانوالہ کے ایک گاؤں ۸۰ گ ب کے ایک کسان گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام غلام محمد تھا۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی بعد ازاں جھوک دادو جامعہ محمدیہ کانیاوالہ میں پڑھتے رہے اور جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ سے ۱۹۸۹ء میں سند فراغت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں حسن و جمال سے نوازا تھا آپ

مولانا احمد دین رحمہ اللہ (گہلم ہٹھاڑ، قصور)

تحریر: مولانا عنایت اللہ امین راجوال

غیرہ پڑھیں۔ پھر کچھ دیر کے لیے شیر نگر میں حافظ عبدالغفور جہلمی سے ترمذی، موطا وغیرہ پڑھیں۔ اسی طرح گاؤں بھر کھائی میں مولانا عبداللہ سے کچھ کتابیں پڑھیں۔ راجوال میں مولانا یوسف رحمہ اللہ سے کتب فیض کیا، پھر ایک سال گوجرانوالہ میں حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ سے صحیح بخاری پڑھی۔ پچیس سال تک مرحوم نے گہلم ہٹھاڑ میں امامت و خطابت اور تعلیم و تعلم کا فریضہ انجام دیا۔ اس دوران ان سے حافظ اسماعیل الخطیب مرحوم مولانا یونس سالک بھاگیوال، مولانا محمد یحییٰ طالب وغیرہ نے استفادہ کیا۔ اسی طرح صبح کے درس قرآن میں انہوں نے دودفعہ ترجمہ تفسیر قرآن مکمل کیا۔ ہر وقت مطالعہ میں مصروف رہتے، ۸۷ سال کی عمر میں مارچ ۲۰۱۶ء کو نماز کی حالت میں زبان پر کلمہ جاری تھا کہ ان کا انتقال ہوا۔ مولانا کے دو بیٹے عبداللہ سلفی اور عبدالمنان سلفی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو والد کے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور مرحوم کی بشری خطائیں معاف فرما کر جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!

[من یرد اللہ بہ خیرا یفقهہ فی الدین]

[خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ]

اللہ تعالیٰ جس کو پسند کرے اسے دینی علم کی دولت نواز دیتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے قرآن پڑھنے پڑھانے والے کو امت کا بہترین شخص قرار دیا ہے۔ اس صفت کے حامل ایک مولانا احمد دین مرحوم بھی نظر آتے ہیں۔ جن کا درمیانہ قد، سادہ مزاج، سادہ لباس، خاموش طبع، ملنسار علم کے پیاسے سنت کے شیدائی تھے۔ ان کی جائے پیدائش ضلع فیروز پور ہے۔ ۷۷ سال کی عمر میں والدہ انتقال کر گئیں ۱۲ سال کی عمر میں والد میاں قاسم علی بھی وفات پا گئے۔ مرحوم مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے اور اپنے بڑے بھائی محی الدین سے اسلامی تربیت پائی۔ ۱۳ سال کی عمر میں بڑھیمال مدرسہ میں ابتدائی کتب پڑھیں۔ تقسیم ہند کے بعد ضلع قصور کے معروف قصبہ گہلم ہٹھاڑ میں اقامت پذیر ہوئے۔ ہجرت کے وقت مولانا مرحوم کو کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن اللہ تعالیٰ نے حفاظت فرمائی۔ شاہ عبدالغفور مرحوم کوٹلی والے کے مدرسہ میں مشکوٰۃ نسائی

بصیرت تھے، لوگ اس قدر آپ کے عقیدت مند تھے کہ اپنے مسلک کے علاوہ دیگر لوگ بھی آپ سے دینی سوال پوچھتے۔ آپ پر ایک بڑی آزمائش آئی کہ آپ کے تین بیٹے اور ایک بیٹی جب ان کی عمریں دس سال کو پہنچیں تو ان کا ذہنی توازن خراب ہو جاتا اور وہ چار پائی پر پڑے رہتے تھے آخر اسی حالت میں دنیا سے چلے جاتے۔ آپ نے اس آزمائش پر صبر کیا، بالآخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹے عطا کیے جو صحت مند ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں نیک بنائے اور اپنے والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کے پس ماندگان میں بیوہ اور دو بیٹے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو اپنے امان میں رکھے۔ آمین!

بقیہ تحریک آزادی کشمیر

وقت ہے ملک و ملت کے دفاع کا، کشمیریوں اور ان کی قیادت سے ہمدردی و غم گساری کا۔ سب سیاست دان، سماجی و درکار فلاحی تنظیمیں، دینی و مذہبی جماعتیں اور رہنما اس وقت اتحاد و اتفاق کے مظاہر دکھائیں۔ حلاطم خیز موجوں سے کھیلنے کی تیاری کریں کہ۔

ارادے جن کے پختہ ہوں، نظر جن کی خدا پر ہو، حلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے جنگیں لڑنا کسی مسئلے کو حل کرنے کا طریق تو نہیں ہیں مگر جب جنگ جیسی صورت حال ہو جائے اور وطن عزیز کو جنگ جیسے چیلنجر سے واسطہ پڑ جائے تو پھر ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح قومی مضبوطی ضروری ہو جاتی ہے۔ باہمی اتحاد و اتفاق، الفت و یگانگت سے ہی اللہ تعالیٰ کی نصرت آیا کرتی ہے۔

پاکستانی فوجیوں کے حوصلے الحمد للہ بلند ہیں، ساری قوم ۱۹۶۵ء والے جذبے سے سرشار ہوئی چاہیے۔ اقوام عالم اور امت مسلمہ کے رہنماؤں کو چاہیے کہ وہ جھوٹ کے بادشاہ بھارت کی ہٹ دھرمی کو بھی دیکھیں اور کشمیری تحریک آزادی کو بھی دیکھیں کہ اسی سے پاکستان و بھارت کے علاقائی امن کی گارنٹی دی جاسکتی ہے۔ وگرنہ حالات کی تمام تر ذمہ داری کی گارنٹی نہیں دی جاسکتی اور ایک وسیع و عریض جنگ کے سائے دوسرے ممالک تک بھی جاسکتے ہیں۔

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

طب و صحت

نزله و زکام

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

ایسے امراض جو بار بار ہوتے ہیں جن میں عوام و خواص یکساں طور پر مبتلا ہوتے ہیں ان میں نزله و زکام سرفہرست ہے۔ ان امراض کے لئے کسی خاص موسم یا عمر کی تخصیص نہیں ہوا کرتی۔ نزله و زکام میں غشائے مخاطی یا لعاب دار جھلی متورم ہو جاتی ہے جس سے رقیق رطوبت بننے لگتی ہے۔ اگر ناک کے اندر کے غشائے مخاطی میں سوزش ہو جائے، اس سے رطوبت اور سیال فضلات بننے لگیں تو زکام کہلاتا ہے۔ اگر غشائے مخاطی کی سوزش کا اثر گلے اور سینے کے اندر کی طرف ہو اور یہ رقیق مادہ گلے اور سینے کی طرف گرنے لگے تو نزله کہلاتا ہے۔

نزله و زکام عموماً موسم سرما، موسم خزاں یا یوں کہہ لیں کہ تبدیلی موسم کے زمانے میں شدت سے ہوا کرتا ہے تاہم یہ ایک متعدی مرض ہے، اگرچہ گاہے وبائی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اگر کیفیت شدت اختیار کر جائے تو انفلونزا بن جاتا ہے۔ موسم خزاں میں ہونے والا نزله زکام بالعموم سردی کی شدت، سرد ہوا لگنے، ٹھنڈے پانی میں بھینکے، گرد و غبار، کسی گرم جگہ سے یکدم ٹھنڈی جگہ پر جانے، برف، لسی، دہی، مرطوب اور ثقیل اشیاء کے استعمال سے ہو جاتا ہے۔ موسم کی تبدیلی کے ایام میں بد پرہیزی اور لاپرواہی سے یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگ جن میں قوت مدافعت کمزور ہو وہ جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ ان حالات میں نظام ہضم کی خرابی، صفرا کی زیادتی، ترش اشیاء، سنگترے اور مالٹے کا استعمال بھی اس مرض کا سبب بن جاتے ہیں۔

نزله و زکام شروع ہونے پر چھینکیں آکر پتلی رقیق رطوبت کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔ طبیعت میں سستی اور اعضا بدن میں کسکندی، پستان میں جکڑن، کنپٹیوں پر وزن اور بوجھ جبکہ ناک بند معلوم ہوتی ہے۔

گاہے ناک کے تھنوں کے کنارے سرخ ہو جاتے ہیں اگر گرمی کے سبب شکایت ہو تو رطوبت رقیق اور نمکین ہوگی اور اگر سردی کے باعث ہو تو رطوب غلیظ ہوگی۔ تبدیلی موسم پر سردی یا ٹھنڈی ہوا لگنے سے ہو تو

اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ قوت مدافعت کے کمزور ہونے سے ایسا ہوا ہے۔ بعض لوگوں میں مستقل روگ کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور آج کل ماحولیاتی آلودگی کے سبب بھی نزله و زکام رہنے لگا ہے۔ نزله و زکام سے بچاؤ کے لئے حفظان صحت کے اصولوں پر عمل کرنا چاہیے۔ موسم بدلنے کے ایام میں خصوصی طور پر احتیاط کرنا چاہیے، ٹھنڈے پانی سے پرہیز کیا جائے۔ کٹھی اور مرطوب نقل اشیاء سے بچا جائے۔ موسم سرما کے آغاز پر گرم لباس، گرم بستر اور نیم گرم پانی کا استعمال کیا جائے۔ موسم سرما میں مظربوئی وغیرہ سے سر ڈھانپنا ضروری ہے۔

طب مشرقی کے اصول علاج کے مطابق نزله و زکام کو روکنے کی بجائے نکلنے دیا جانا چاہیے تاکہ اس کے مادے جمع نہ ہوں کیونکہ اس طرح اور دیگر پیچیدگیوں پیدا ہو جاتی ہیں۔ نزله و زکام کی رطوبت اور فضلات کا اخراج ہی صحیح طریق ہے اور دوائی تدبیر کے طور پر ذیل کا نسخہ مفید ہے:

پوست خشخاش بنفشہ دارچینی

چھ گرام پانچ گرام ایک گرام
ایک کپ میں جوش دے کر، چھان کر قدرے چینی ملا کر صبح و شام نوش جاں کریں۔

بعض لوگوں میں یہ بگڑ کر دائمی زکام کی شکل اختیار کر لیتا ہے یا ماحولیاتی اور فضائی آلودگی کے سبب ناک کے اندرونی غشائے مخاطی (جھلی) متورم ہو کر اکثر پانی کی طرح بہتا ہے اور چھینکیں آتی ہیں یا کسی سبب الرجی کے باعث ایسا ہوتا ہے۔ ایسے لوگ ذیل کی تدبیر کریں:

برگ بنفشہ تخم میتھی دارچینی

چھ گرام چھ گرام تین گرام

آدھے گلاس پانی میں جوش دے کر، چھان کر رات سونے سے قبل دس یوم تک پی لیں۔ استاد محترم شہید پاکستان حافظ حکیم محمد سعید اس نسخے کو استعمال کراتے رہے جس کے اکثر مفید نتائج سامنے آئے اور میرے بھی معمولات مطب میں شامل ہے۔

خط و کتابت کا پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی

مطب ہمدرد سکیم موڑ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

042-35419788

مولانا چوہدری عبداللطیف کا انتقال پر ملال

مرکزی جمعیت اہلحدیث فیصل آباد کے سابق ناظم مولانا چوہدری عبداللطیفؒ آٹوز والے 26 اکتوبر بروز بدھ 11 بجے دن رضائے الہی سے وفات پا گئے! انا اللہ وانا الیہ راجعون! مرحوم کی عمر 76 سال تھی صوم و صلوة کے پابند شریف الطبع اور نیک سیرت انسان تھے۔ مولانا عبداللطیفؒ نے ہمیشہ کے لیے خود کو اور اپنی گاڑی کو جماعت کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ جہاں کہیں ضرورت ہوتی تو بلا جھجک اپنی خدمات جماعت کے لئے پیش کر دیتے تھے۔ خصوصاً خلافت راشدہ کانفرنس جو ہر سال مسجد مبارک اہلحدیث منٹگمری بازار میں 25 سال سے منعقد ہو رہی ہے۔ مولانا عبداللطیفؒ بزرگ ہونے کے باوجود کانفرنس کے لئے اپنے آپ کو ہر طرح کی خدمات کے لئے پیش کر دیتے تھے۔ مرحوم نے مرکزی جمعیت اہلحدیث فیصل آباد کے پلیٹ فارم پر بھرپور دینی خدمات انجام دیں۔ ان کی نماز جنازہ 27 اکتوبر 2016 صبح 10 بجے مدینہ ٹاؤن میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ مولانا حافظ عبدالرحمن آزاد امیر فیصل آباد نے انتہائی رقت آمیز لہجہ میں پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں لوگ شریک ہوئے اور مدینہ ٹاؤن والے قبرستان میں ان کو دفن کیا گیا۔ نماز جنازہ میں علامہ ارشاد الحق اثری، مولانا محمد یونس بٹ، امیر ضلع مولانا عبدالرشید مجازی، مولانا عبدالغفور ناظم آبادی، مولانا محمد طیب معاذ، حکیم ثناء اللہ ثاقب، مولانا عبدالحی انصاری، حافظ محمد ابوبکر، احمد وقاص، عبدالغفار ثاقب، قاری محمد ارشد، علامہ عبدالصمد معاذ، علامہ برق التوحیدی، حافظ عبدالرحمن اثری، مولانا محمد حنیف عاجز، میاں محمد طاہر، سعید انصاری، ڈاکٹر محمد سعید چنیوٹی، ڈاکٹر عارف شہزاد، حافظ خیب احمد، مولانا محمد طارق ثاقب، قاری محمد حنیف بھٹی، مولانا عبدالعزیز راشد کے علاوہ جماعتی، تنظیمی، سیاسی اور تاجر حضرات کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مولانا کی جماعتی اور مسلکی خدمات قبول فرمائے بشری لغزشوں کو معاف فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

کارروائی انتخابی اجلاس اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان

رپورٹ: حافظ مقصود احمد

اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کی مرکزی قیادت کا انتخاب پہلے دو سال بعد ہوتا تھا لیکن مشاورت کے بعد اس میں توسیع کر کے دورانیہ تین سال کر دیا گیا۔ آئندہ تین سال کیلئے قیادت منتخب کرنا مجلس شوریٰ کا اختیار ہوتا ہے۔ مجلس شوریٰ اپنے انتخابی اجلاس میں اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کی قیادت کا انتخاب کرتی ہے۔ اسی سلسلہ میں اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کی مجلس شوریٰ کا انتخابی اہم اور غیر معمولی اجلاس مورخہ 30 اکتوبر بروز اتوار مرکزی سیکرٹریٹ 106 راوی روڈ لاہور میں منعقد ہوا جس میں شرکت کیلئے ملک بھر سے اراکین شوریٰ رات سے ہی مرکز میں پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ کراچی، بلوچستان، اور خیبر پختونخواہ اور پنجاب بھر سے اراکین شوریٰ کی گہما گہمی سے مرکز کی رونقیں دوبالا ہو گئیں۔ باہمی میل ملاقات اور اسلامی اخوت کا مظاہرہ ایمانی جذبات کو گرما رہا تھا صبح بروقت آنے والے احباب کیلئے پر تکلف ناشتے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اہل حدیث یوتھ فورس ضلع بہاولنگر کے صدر قاری محمد ادریس انصاری اپنے رفقاء اور ناظم دفتر عطاء الرحمن حقانی کے ہمراہ مہمانوں کی ضیافت کیلئے کمر بستہ نظر آرہے تھے۔ اجلاس کیلئے مرکز کے نئے کانفرنس ہال میں کرسیاں لگا کر خوبصورت اہتمام کیا گیا تھا۔ اسٹیج کی جانب اوپر ایک فلیکس آویزاں تھی جس کے ایک طرف علامہ احسان الہی ظہیر شہید اور دوسری طرف حضرت الامیر بینیر پروفیسر ساجد میر کی تصویر تھی جس پر علامہ شہید کا پیغام درج تھا ”اہل حدیث اٹھو! مانہ تمہارے قدموں کی چاپ کا منتظر ہے۔“ پیغام ٹی وی کی ٹیم اجلاس کی کارروائی کو کیمیرے میں محفوظ کرنے کیلئے مستعد تھی۔ مرکز کے مین دروازے پر مولانا ابراہیم محمدی کی نگرانی میں لسٹوں سے دیکھ کر تمام اراکین شوریٰ کو کارڈ جاری کئے جا رہے تھے۔

مہمانان گرامی قدر

حضرت الامیر بینیر پروفیسر ساجد میر مدظلہ، پروفیسر حافظ عبدالستار حامد مدظلہ امیر پنجاب، ڈاکٹر پروفیسر عبدالغفور راشد ناظم ذیلی تنظیمات، مولانا عبدالباسط

شیخوپوری مرکزی ناظم تبلیغ، محترم قاضی ریاض قدیر سابق صدر AYF پاکستان، محترم امتیا زاہد مجاہد ایڈووکیٹ سابق صدر AYF پاکستان، محترم حافظ محمد شاہد امین ناظم شعبہ خدمت خلق، محترم آصف مجید سابق صدر AYF پاکستان، محترم محمد طاہر شیخ سابق صدر AYF پاکستان، محترم عتیق اللہ عمر سابق جنرل سیکرٹری AYF پاکستان و صدر جمعیت اساتذہ پاکستان، محترم عبدالقدیر فاروقی صدر ASF پاکستان، مولانا محمد یوسف پسروری، رانا محمد نصر اللہ خاں سابق امیر ضلع لاہور، حافظ محمد نواز بٹ لاہور، پروفیسر عبدالرحمن شارق ناظم ضلع بہاولنگر، محترم مفتی محمد اسلم ناگروی امیر ضلع ٹوبہ، مفتی کفایت اللہ شاکر ناظم ضلع سیالکوٹ، حافظ عبدالغفار بمبائوے آف ڈسک، عبدالسبع اوکاڑوی امیر ضلع اوکاڑہ، قاری محمد یحییٰ صابر امیر ضلع پاکپتن، قاری محمد یعقوب طاہر ناظم ضلع پاکپتن اور مرزا محمد سلیم ناظم شہر ساہیوال۔

مندوین اور مہمانان گرامی قدر اور اراکین شوریٰ کی کثیر تعداد کی وجہ سے ہال تنگی داماں کا شکوہ کر رہا تھا مزید نشستوں کا اہتمام کیا گیا۔ اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس قائم مقام صدر عبدالوہید بٹ کی صدارت میں شروع ہوا۔ باقاعدہ کارروائی کا آغاز قاری محمد ریحان سلفی کی تلاوت سے ہوا، شرکاء کی حاضری کیلئے رجسٹر ہال میں اراکین کو دیا گیا تاکہ وہ اپنی حاضری لگائیں۔ حافظ فیصل افضل شیخ نے تنظیم کی موجودہ صورت حال پر روشنی ڈالی اور ناراض ہونے والے دوستوں کے متعلق صورت حال سے ہاؤس کو آگاہ کیا۔ اس کے بعد انہوں نے ناظم انتخاب کیلئے اراکین شوریٰ کو اختیار دیا کہ آپ جسے منتخب کریں گے وہی انتخاب کی نگرانی کرے گا۔ ناظم انتخاب کیلئے بلوچستان سے صلاح الدین ضامرائی اور معاون کیلئے ڈاکٹر عبدالکریم ندیم کا نام پیش کیا گیا جسے ہاؤس نے متفقہ طور پر منظور کر لیا۔

اسی دوران میر کارواں بینیر پروفیسر ساجد میر مدظلہ اسٹیج پر تشریف لائے ہال تو نعروں سے گونج اٹھا: علامہ تیرا

قافلہ..... رکائیںس تمہائیں۔ ساجد میر قدم بڑھاؤ..... ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

ناظم انتخاب صلاح الدین ضامرائی نے اس اعزاز پر شکریہ ادا کیا کہ اراکین نے اعلیٰ ظرفی کا ثبوت دیتے ہوئے مجھے منتخب کیا ہے۔ انتخاب کا مرحلہ شروع ہوا تو صدر کیلئے سارے ہاؤس سے ایک ہی آواز آئی کہ فیصل افضل شیخ..... فیصل افضل شیخ کوئی دوسرا نام مد مقابل نہ آنے پر حافظ فیصل شیخ آئندہ تین سال کیلئے یوتھ کے صدر منتخب ہو گئے۔ جنرل سیکرٹری کیلئے حافظ محمد عامر صدیقی، مولانا محمد ابراہیم محمدی اور حافظ مقصود احمد کا نام پیش کیا گیا لیکن مولانا ابراہیم محمدی اور حافظ مقصود احمد نے حافظ عامر صدیقی کے حق میں اپنا اپنا نام واپس لے لیا۔ یوں حافظ عامر صدیقی بھی بلا مقابلہ جنرل سیکرٹری منتخب ہو گئے۔ ناظم مالیات کیلئے بغیر کسی انتخاب کے شوریٰ نے پہلے سے ناظم مالیات آنے والے میاں عامر ظہیر پر اتفاق کیا۔ نو منتخب صدر، سیکرٹری اور ناظم مالیات سے حضرت الامیر پروفیسر ساجد میر نے حلف لیا۔

انتخاب اور حلف کے بعد نو منتخب جنرل سیکرٹری عامر صدیقی نے مانگ سنبھالا اور کارروائی کو بڑھاتے ہوئے سابق صدر امتیاز احمد مجاہد کو دعوت خطاب دی۔

امتیاز احمد مجاہد ایڈووکیٹ:

انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ یوتھ فورس کے شاہینواز شہباز و! تم جماعت کا مستقبل ہو تم سے ہی چمن میں بہار ہے اور تم جماعت کا وقار ہو میں تمہاری ہمت و جرأت کو سلام پیش کرتا ہوں۔ تم علامہ شہید کے مشن نے وارث ہوؤ علامہ احسان الہی ظہیر جو ہماری دلی دھڑکن کا نام ہے ہماری روح کا نام ہے اگر دل کی دھڑکن رک جائے تو انسان زندہ نہیں رہ سکتا، علامہ آج بھی ہمارے دلوں میں زندہ ہیں اور تمام دم مرگ رہیں گے۔ علامہ شہید نے اہل حدیث کو جرأت سکھائی، ہمت دلائی اور الحمد للہ کو منوایا اور کسی قوم کی ماؤں نے اپنے بچوں کے اتنے نام نہیں رکھے جتنے علامہ ویزدانی کے ناموں پر نام رکھے گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہمیں امیر محترم پروفیسر ساجد میر کے دست و بازو بنتا ہے یہ علامہ شہید کے جانشین ہیں اور ہمارے دلوں کی دھڑکن ہیں۔ امتیاز احمد مجاہد نے ناراض ہونے والے ساتھیوں کے ساتھ ہونے والے مشاورت اور اجلاسوں کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ ہماری آخری حد

تک کوشش رہی کہ ان بھائیوں کو منایا جائے لیکن بے بنیاد مطالبات کی آڑ کی وجہ سے مصالحت نہ ہو سکی۔ امتیاز احمد مجاہد نے کہا کہ میں حافظ سلمان اعظم سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہاؤس کے سامنے اپنا موقف پیش کریں۔

حافظ سلمان اعظم نے اپنے بیان میں کہا کہ میرے والد گرامی علامہ شہید کی تقریریں کراہل حدیث ہوئے تھے اور انہوں نے ارادہ کیا تھا کہ میں بھی اپنے بیٹے کو مدینہ یونیورسٹی سے تعلیم دلواؤں گا۔ علامہ شہید میرے قائد ہیں وہ میرے آئیڈیل ہیں میں ان کی گستاخی کا سوچ بھی نہیں سکتا میں ہر وقت ان کی تقاریر سن کر اپنے علم و ایمان میں اضافہ کرتا ہوں۔ مجھے بدنام کیا جا رہا ہے جب کہ میں مرکزی طرف سے بننے والی کمیٹی کا پابند ہوں وہ کمیٹی مجھے جو بھی سزا دے میں اسے قبول کروں گا۔ اگر میری گستاخی ثابت ہو جائے تو میں اکابرین کے ہر فیصلے کو تسلیم کرنے کیلئے تیار ہوں۔

ڈاکٹر عبدالغفور راشد:

علامہ شہید نے یوتھ فورس، جماعت، علماء، مساجد و مدارس اور اکابرین کی حفاظت کیلئے بنائی تھی اس کے پہلے صدر محمد خان نجیب شہید اور جنرل سیکرٹری مجھ ناجیز کو بنایا گیا تھا آؤ مرکز کے ساتھ مل کر علامہ شہید کے خوابوں میں رنگ بھر کے دکھاؤ اور جماعت کے شانہ بشانہ چلو تاکہ تمہارا وقار بلند ہو۔

حافظ عبدالستار حامد:

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے امیر پروفیسر عبدالستار حامد نے اپنے خطاب میں کارکنوں کو نصیحت کی کہ اب ایجنسی بحثوں میں وقت ضائع نہ کریں جو ہو گیا ہے اسے اپنی ہر مجلس کا موضوع نہ بنائیں بلکہ کام، کام اور صرف کام پر توجہ دیں اپنے اکابرین کی امیدوں پر پورا اترنے کی کوشش کریں جماعت کی آپ کو بہت ضرورت ہے آپ جماعت کا سرمایہ ہو اپنے نظم کو مضبوط اور مربوط بنانے کیلئے اپنی توانائیاں صرف کریں۔

حافظ محمد عامر صدیقی:

نومنتخب جنرل سیکرٹری، بطل حریت قاری عبدالوکیل صدیقی خانپوری رحمہ اللہ کے جانشین حافظ محمد عامر صدیقی نے اپنے خطاب میں اراکین شوریٰ کا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے ایک بہت بڑی ذمہ داری میرے ناتواں اور

کمزور کندھوں پر ڈالی ہے میں اسے حتی المقدور پورا کرنے کی کوشش کروں گا، اہل حدیث یوتھ فورس اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کے اہداف و مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے آپ کے شانہ بشانہ چلوں گا۔ آج ضرورت ہے کہ نوجوان ملک و ملت کی باگ ڈور سنبھالیں اور ملک کے استحکام و ترقی کیلئے اور وطن عزیز کی سالمیت کے لیے میدان عمل میں اتریں۔

حافظ فیصل افضل شیخ:

نومنتخب صدر حافظ فیصل افضل شیخ نے اپنے خطاب میں اپنے ولولہ انگیز جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم مجلس شوریٰ کے متواتر اجلاس منعقد کریں تاکہ مشاورت کا عمل زیادہ ہو یوتھ فورس کی مشاورتی کونسل کو فعال بنایا جائے گا کارکنوں کی آواز بن کر چلوں گا جماعت میں عہدے صرف کام کی بنیاد پر دیئے جائیں گے کسی کارکن کی حق تلفی نہ ہوگی بنیادی یونٹ سے مرکز تک تربیتی نشستوں کا اہتمام ہوگا ملک میں نفاذ اسلام کیلئے راہیں ہموار کرنے کیلئے نظریہ پاکستان کو اجاگر کریں گے مرکز کی آواز بن کر چلیں گے بلڈ اور حکومت کرو کی پالیسی توڑ کر رکھ دیں گے مختصر وقت میں مرکزی صدر نے جامع اور مانع خطاب کیا اور اپنے عزائم کا برملا اظہار بھی کیا (فیصل شیخ کے خطاب کے دوران بھی نعرے بازی ہوتی رہی۔ فیصل بھائی قدم بڑھاؤ..... ہم تمہارے ساتھ ہیں۔)

حضرت الامیر سینیئر پروفیسر ساجد میر مدظلہ:

امیر محترم کو خطاب کی دعوت دی گئی تو ہال ایک مرتبہ پھر نعروں سے گونج اٹھا جذباتی نعروں کی گونج میں امیر محترم نے اپنا خطاب شروع کیا اور موجودہ یوتھ فورس کے حالات کے تناظر میں مدلل گفتگو کی۔ علامہ شہید کا ذکر کیا تو سارے ماحول کو آبدیدہ کر دیا اور خود بھی ان کی آواز بھرا گئی۔ امیر محترم نے فرمایا کہ علامہ شہید تو میرے بھائی اور دوست تھے اہل حدیث یوتھ فورس علامہ شہید کی جماعت ہے اور میں نے تیس سال میں جتنا اس کا دفاع کیا ہے اتنا شاید کسی نے نہ کیا ہو۔ میرے پاس دوست و احباب مقامی جماعتوں کی شکایتیں لے کر آتے ہیں کہ یوتھ والوں کے ساتھ ہم آہنگی نہیں لیکن میں نے کبھی یوتھ فورس کے کارکنوں کے بارے میں کوئی جذباتی اور ناحق فیصلہ نہیں کیا۔ اس مرتبہ بھی میں نے صرف تجویز دی تھی

کہ آپ اپنے متقدمین کے طریقہ کے مطابق اگر جنرل سیکرٹری کو موقع دیں تو یہ میری تجویز ہے لیکن میرے کچھ دوستوں نے اسے منفی رنگ دینے کی کوشش کی۔ میں نے کبھی یوتھ کے معاملات میں دخل اندازی نہیں کی کہ کون آتا ہے اور کون آنا چاہ رہا ہے یہ آپ کی شوریٰ کا اختیار ہے۔ لیکن یوتھ فورس جماعت کی ذیلی تنظیم ہے اسے جماعت کی چھتری اور سائے تلے کام کرنا چاہیے اور اسی میں ہماری عزت ہے۔

امیر محترم کے خطاب کے بعد مولانا یوسف پیرودی نے اختتامی کلمات کہہ کر دعا کروائی تمام شرکاء کیلئے خصوصی کھانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ظہرانے کے بعد جی چوک میں حرمین شریفین کی حمایت میں حوثی باغیوں کے خلاف مظاہرہ ہوا جس سے امیر محترم نے خطاب کیا اور سعودی عرب سے اپنی حمایت کا اعلان کیا۔ اس عظیم الشان اجلاس سے فراغت کے بعد شرکاء نے جذبات کے ساتھ واپس اپنی اپنی منازل کی طرف روانہ ہوئے۔

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

جمعیت اساتذہ ضلع حافظ آباد کا اجلاس

○ جمعیت اساتذہ پاکستان کے صدر پروفیسر شفیق اللہ عمر نے 16 اکتوبر کو ضلع حافظ آباد کا دورہ کیا۔ آپ کے ہمراہ حافظ عبداللطیف وٹو بھی تھے۔ جامع مسجد محمدی اہل حدیث دیکھے روڈ حافظ آباد میں اجلاس منعقد ہوا جس میں بیس اساتذہ نے شرکت کی۔ صدر محترم نے اساتذہ کو جمعیت کے پروگرام اہداف اور طریقہ کار کے بارے میں اپنے خطاب میں آگاہ کیا اور ضلع حافظ آباد کے ذمہ داروں کی تازہ کاری مقامی دوستوں کی مشاورت سے کی۔ حافظ آباد کے اساتذہ سے رابطوں اور اجلاس کے انعقاد کے بارے میں سیف اللہ مغل کی بھرپور کاوشیں شامل تھیں۔ ذمہ داران درج ذیل ہیں:

سرپرست: جناب سیف اللہ مغل..... صدر: جناب طیب طاہر جنرل سیکرٹری: جناب راؤ محمد اسحاق منجانب: محمد طارق جاوید ناظم دفتر جمعیت اساتذہ پاکستان

رابطہ فرمائیں!

○ حافظ ابوبکر صدیق طاہر مدیر مرکز اہل حدیث جامعہ عثمانیہ گکومڈی ضلع وہاڑی جہاں کہیں بھی ہوں اس نمبر پر رابطہ کریں۔ شکریہ! 0321-6487892

پروفیسر ساجد میر کی قیادت میں حوثی باغیوں کے حملہ کے خلاف دفاع حریم ریلی

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر کی قیادت میں مرکز 106 راوی روڈ پر دفاع حریم ریلی نکالی گئی۔ حوثی باغیوں کی طرف سے میزائل سے مکہ مکرمہ کو نشانہ بنانے کی کوشش کے خلاف نکالی گئی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے پروفیسر ساجد میر نے مطالبہ کیا کہ حوثی باغیوں کی جارحیت اور بڑھتی ہوئی کشیدہ صورتحال کے پیش نظر حریم کے دفاع کے لیے فوری طور پر پاک فوج کے خصوصی دستے سعودی عرب بھیجے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ مکہ مکرمہ پوری دنیا کے مسلمانوں کا محور و مرکز ہے، اس کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنا اور میزائل سے حملہ کرنا عالم اسلام کے خلاف سب سے بڑا حملہ ہے اور یہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے انتہائی باعث تشویش ہے۔ حوثی باغیوں نے بلیسٹک میزائل سے مکہ مکرمہ کو نشانہ بنا کر پوری دنیا کے مسلمانوں پر حملہ کیا ہے اور یہ عالم اسلام کی تاریخ میں سب سے شرمناک حادثہ ہے۔ جن لوگوں نے مکہ مکرمہ پر حملہ کرنے کی کوشش کی ہے وہ پوری مسلم دنیا کے مجرم ہیں اور ایسے لوگ ناقابل معافی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یمن سے حوثی باغیوں کے ذریعہ مکہ مکرمہ پر کئے جانے والے حملہ سے پوری دنیا میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے اور ہر مسلمان فکر مند ہے۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب اتحاد کی افواج کی دفاعی طاقت قابل ستائش ہے جنہوں نے بلیسٹک میزائل کے حملہ کو فضاء میں ہی ناکام بنا دیا اور اس طرح دشمنان اسلام کی مکروہ سازش ناکام ہوئی۔ پروفیسر ساجد میر نے سوال اٹھایا کہ طالبان کو دھمکے دینے والوں کی زبانیں حوثی باغیوں پر کیوں بند ہیں، ہم نے حکومت سے فوری طور پر فوج سعودی عرب بھیجنے کا مطالبہ کیا ہے اور پوچھا ہے کہ کیا ہم دہشت گردوں کے حریم میں داخل ہونے کا انتظار کر رہے ہیں؟ اگر کوئی سمجھتا ہے کہ اسلحہ کے زور پر مقامات مقدسہ پر قبضہ کر لے گا تو یہ اس کی بھول ہے۔ پارلیمنٹ کی قرارداد کے کل بھی مخالف تھے اور اب بھی ہیں، کوئی بھی پارلیمنٹ حریم شریفین سے زیادہ مقدس نہیں ہو سکتی۔ پروفیسر ساجد میر نے شرکاء سے حریم شریفین کے تحفظ کے لیے ہر قسم کی جانی و مالی قربانی کا حلف لیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ سعودی عرب کا دشمن اسلام اور پاکستان کا دشمن ہے، سعودی عرب کا دفاع پاکستان اور عالم اسلام کا دفاع ہے، طالبان کو خوار اور دہشت گرد کہنے والوں کی زبانیں یمن کے حوثی باغیوں کے بارے میں کیوں بند ہو گئی ہیں۔ بددوق کے زور پر آئینی حکومتوں کا تختہ الٹنے کی روایت ختم کرنا ہوگی۔ سعودی عرب نے پاکستان سے پہلی دفعہ باضابطہ فوجی مدد مانگی ہے جبکہ ہم متعدد مرتبہ سعودی عرب سے امداد لے چکے ہیں، پاک فوج سعودی عرب بھیجنا پاکستان کے لئے اعزاز ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ کی قرارداد عوامی جذبات کی حقیقی ترجمان نہیں تھی۔ قبل ازیں پروفیسر ساجد میر نے اہل حدیث یوتھ فورس کے انتخابی اجلاس سے خطاب کیا۔ مرکزی شوری نے آئندہ تین سال کے لیے متفقہ طور پر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کی صدارت کے لیے حافظ فیصل افضل شیخ اور جنرل سیکرٹری حافظ عامر صدیقی کا انتخاب کیا۔ جن سے مرکزی امیر نے حلف لیا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ منتخب قیادت ملک بھر میں قرآن و سنت کی بالادستی کے لیے اہل حدیث نو جوانوں کو متحرک کرنے میں فعال کردار ادا کرے گی۔

وزیر آباد میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کا اجلاس

وزیر آباد (نامہ نگار) تحفظ حریم شریفین کے لئے مرکزی جمعیت اہل حدیث یوتھ فورس امیر محترمہ پروفیسر ساجد میر کی قیادت میں ہر اول دستہ کا کردار ادا کرے گی۔ مکہ معظمہ پر حوثی باغیوں کی جانب سے کیا جانے والا میزائل حملہ انکی بدعقیدگی ظاہر کرتا ہے۔ ان حالات میں اقوام عالم اور خصوصاً مسلم ممالک کو بہتر لائحہ عمل طے کرنا ہوگا۔ ان خیالات کا اظہار امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب حافظ عبدالستار حامد نے مرکزی جمعیت اہل حدیث یوتھ فورس وزیر آباد کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر مولانا محمد عباس خلیق، سید مدثر علی شاہ، مولانا محمد اشرف، حافظ خلیل احمدیٹ، حافظ فہیم الرحمان، حافظ عثمان سلفی، مولانا عطاء الرحمن محمدی، پروفیسر حامد الرحمان، حافظ محمد احمد، مولانا جاشید حبیبہ، مہر محمد شفیق، نصیر احمد بھٹی، میاں محمد اعجاز سمیت علماء کرام، مرکزی جمعیت اہل حدیث یوتھ فورس کے کارکنان نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی تنظیم یا ادارے میں اختلاف رائے ہوتا کوئی بڑی بات نہیں نقصان تب ہوتا ہے جب اختلاف رائے پر قائم رہتے ہوئے دھڑے دھڑے بندی کا شکار ہو کر ظلم کا شیرازہ بکھیر دیا جائے۔ صدارتی خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملک بھر میں اہل حدیث افراد کی نمائندہ تنظیم مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان اور اسکی ذیلی تنظیمات ہیں۔ ناظم سنی وزیر آباد مولانا محمد ابراہیم محمدی نے کہا کہ اہل حدیث یوتھ فورس مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی ذیلی تنظیم ہے جس کی ذمہ داری یہ ہے کہ ملک بھر کے سلفی نو جوانوں کو متحد کرتے ہوئے ایک ایسے پلیٹ فارم مہیا کیا جائے جہاں سے وہ مرکزی پالیسیوں کو کامیاب بنانے کے لئے اپنا کردار ادا کر سکیں۔ اجلاس میں اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے منتخب صدر حافظ فیصل افضل شیخ اور جنرل سیکرٹری حافظ محمد عامر صدیقی کو مبارکباد پیش کی اور شرکاء نے متفقہ طور پر منتخب قیادت اور مرکز کو اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

مکہ مکرمہ پر حملہ قابل مذمت ہے

جج آرگنائزر زایوسی ایشن اور ریول ایشنس ایوسی ایشن کے مرکزی راہنما حافظ شفیق کاشف نے حوثی باغیوں کی طرف سے میزائل حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ حریم شریفین کی حفاظت کے لیے مسلم امہ کو اتحاد اور یک جہتی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ کیونکہ مکہ مکرمہ پر حملے سے حوثی باغیوں اور ان کے سرپرستوں کے عزائم کھل کر سامنے آ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرکز دہشت و بدایت پر حملہ کر کے مسلمانوں کی غیرت ایمانی کو لاکھا لاکھا کر دیا ہے۔ حرم پر حملہ کرنے والے شرپسند عناصر نہ تو مسلمان ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں اور نہ ہی ان کا کوئی تعلق حریم شریفین سے ہے لہذا ایسے لوگوں سے آہنی ہاتھوں سے بچنا چاہئے تاکہ وہ اپنی شرپسندانہ اور مذموم کاروائیوں کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکیں۔ اس سلسلہ میں سعودی اتحاد کی مکمل حمایت کر کے حریم شریفین کے دشمنوں کو واضح پیغام دیا جائے۔ حافظ شفیق کاشف نے مزید کہا کہ مملکت سعودی عرب اور حریم شریفین کے تحفظ کے لیے سعودی سیکورٹی فورسز کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گیں۔ مسلم امہ ان کی قربانیوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور برادر اسلامی ملک سعودی عرب کی داخلی و خارجی سلامتی کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب اور حریم شریفین کو الگ کرنے کا پوچھ پچاند اب دو توڑ چکا ہے۔

اخبار الجماعۃ

پیام مصطفیٰ ﷺ کا نفرنس

○ 22 اکتوبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء نشینی گاؤں نزد گورنمنٹ ہائی سکول نشینی سیالکوٹ میں پیام مصطفیٰ ﷺ کا نفرنس کا انعقاد زیر صدارت امیر ضلع سیالکوٹ مولانا ملک محمد منیر اعوان کیا گیا۔ کانفرنس سے مولانا محمد اکرم زاہد بھٹوی، مولانا اشرف شہزاد نے پیام مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر بڑے مدلل اور پرتاثر خطابات فرمائے۔ کانفرنس خطابات وحاضری کے اعتبار سے کامیاب رہی۔

منجانب: ڈاکٹر عبدالسمیع ناظم نشر و اشاعت تحصیل سیالکوٹ

سیرت النبی ﷺ کا نفرنس

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث و اہل حدیث یوتھ فورس ضلع بہاولپور کے زیر اہتمام عظیم الشان سیرت النبی ﷺ کا نفرنس بتاریخ 12 نومبر بعد نماز ظہر بمقام مرکز اہل حدیث عنایت پور احمد پور شرقیہ منعقد ہو رہی ہے جس میں مولانا رانا محمد شفیق خاں پسروری رانا محمد خلیق خاں پسروری حافظ محمد یوسف پسروری حافظ کفایت اللہ شاہ کرسمیت دیگر علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔

منجانب: حافظ عزیز محمد رابل حدیث یوتھ فورس ضلع بہاولپور

پولیس سنٹر کوئٹہ میں حملے کی مذمت

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے رہنماؤں نے کوئٹہ پولیس سنٹر میں ہونے والے خودکش حملوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے ملک دشمن عناصر کی کھلی دہشت گردی قرار دیا ہے۔ انہوں نے حملوں میں شہید اور زخمی ہونے والے پولیس اہلکاروں کے لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ پوری قوم متحد ہو کر دہشت گردوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گی۔ دہشت گرد ایسے حملوں سے قوم کے حوصلے پست نہیں کر سکتے۔ پوری قوم پاک فوج کے ساتھ ہے۔

منجانب: محمد سرفراز حسن ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

ضروری اعلان

○ اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے نو منتخب صدر جناب فیصل افضل شیخ نے اہل حدیث یوتھ فورس ضلع لاہور کے سابقہ نظم کو ختم کر کے حافظ احتشام شفیق کو صدر، حافظ محمد عمران کو جنرل سیکرٹری اور حبیب الرحمن مغل کو ناظم مالیات نامزد کیا ہے۔ اسی طرح اہل حدیث یوتھ فورس ضلع لیہ کے سابقہ نظم کو ختم کر کے مولانا محمد اکرم سلفی کو صدر نامزد کیا ہے۔

حافظ عامر صدیقی، جنرل سیکرٹری یوتھ فورس پاکستان

۵ ویں سالانہ اہل حدیث کانفرنس

○ 14 اکتوبر 2016ء بعد نماز جمعہ مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چشمہ جات جنگل خیل کوہاٹ میں سالانہ کانفرنس اور مقرر علمائے کرام کے انتخاب کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث کوہاٹ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت سابق KPK کے امیر مولانا معراج محمد قریشی صاحب نے کی۔ مسجد کی تعمیر نو کے باوجود اکثر حضرات نے مشورہ دیا کہ سالانہ اہل حدیث کانفرنس کا سلسلہ بھی جاری رہے گا اور مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ساتھ 55 سالہ رابطہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ 11 نومبر 2016ء کو خطبہ جمعہ المبارک مولانا معراج محمد قریشی کی سرپرستی میں مولانا عبدالسلام سلفی ہزاروی ارشاد فرمائیں گے جبکہ اسی روز بعد نماز عشاء تک 75 ویں سالانہ اہل حدیث کانفرنس بھی منعقد ہوگی جس میں پنجاب اور KPK کے جید علمائے کرام بھی خطاب فرمائیں گے۔

الراقم: عبدالسلام ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث کوہاٹ

درس قرآن

○ مؤرخہ 16 اکتوبر بروز اتوار بعد نماز ظہر جامعہ محمدیہ اہل حدیث ملکہ کلاں سیالکوٹ میں تقسیم اسناد بخاری شریف کے سلسلہ میں درس قرآن کا پروگرام زیر صدارت مولانا محمد جاوید اقبال سیالکوٹی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مولانا شفیق الرحمن علوی نے امام بخاری کی سیرت کے متعلق بڑا جامع خطاب فرمایا۔ مولانا عبداللہ ناصر رحمانی صاحب نے بخاری شریف کی آخری حدیث پر بڑا مدلل و پرتاثر ایمان افروز اور مفصل خطاب فرمایا۔ بعد ازاں طلبہ میں اسناد تقسیم کی گئیں اور حاضرین کے لیے ضیافت کا اہتمام کیا گیا تھا۔ یہ پروگرام تقریب خطابات وحاضری کے اعتبار سے انتہائی کامیاب رہی۔

منجانب: ڈاکٹر عبدالسمیع ناظم نشر و اشاعت تحصیل سیالکوٹ

درس قرآن مجید

○ مؤرخہ 26 اگست 2016ء کو گٹھ بھلیڈ نوکا کا میں درس قرآن کا اہتمام کیا گیا اور بعد نماز عصر مولانا عبدالعزیز کا امیر ضلع نیاری نے درس قرآن دیا اسی طرح ایک دوسری مسجد میں مولانا جشید جمالی نے درس قرآن دیا۔

حافظ صلاح الدین کا ناظم شعبہ نشر و اشاعت نیاری

عبدالوکیل صدیقی ویلفیئر فاؤنڈیشن کا اقدام

○ اسٹنٹ کمشنر خانپور احمد رضا نے کہا ہے کہ صاف پانی کی فراہمی کے لیے عبدالوکیل صدیقی ویلفیئر فاؤنڈیشن انقلابی اقدامات کر رہی ہے۔ وہ گورنمنٹ ہوائز ماڈل سکول میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب کی تقریب کے موقع پر خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ صاف پانی کی فراہمی انتہائی ضروری ہے۔ ای ڈی او ایجوکیشن رحیم یار خان رانا محمد انور نے کہا کہ صاف پانی کی فراہمی سے طلبہ کی صحت بہتر ہوگی۔ صاف پانی کی فراہمی انقلابی اقدام ہے۔ چیئر مین عشرہ ذکوہ کمیٹی رحیم یار خان خواجہ محمد اور لیس ایڈووکیٹ نے کہا کہ شہر خانپور کو صاف پانی کی اشد ضرورت ہے۔ عبدالوکیل صدیقی ویلفیئر فاؤنڈیشن نے سکول میں واٹر فلٹریشن تنصیب کر کے بہتر اقدام کیا ہے اس سے ہزاروں طلبہ مستفید ہوں گے۔ چیئر مین عبدالوکیل صدیقی ویلفیئر فاؤنڈیشن محمد عامر صدیقی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسی طرح کے آئندہ منصوبہ جات واٹر فلٹریشن پلانٹ باغ و بہار روڈ گورنمنٹ گرلز ماڈل ہائی سکول کے علاوہ فری ڈینسری اور فری ایجوکیشن بھی شامل ہیں جو جلد ہی پایہ تکمیل تک پہنچ جائیں گے۔ اس موقع پر امیر جمعیت اہل حدیث خانپور خواجہ بشیر احمد حافظ راشدا یوب خواجہ دیگر نے بھی خطاب کیا۔ تقریب میں ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر رانا سجاد احمد میاں سید اللہ ایڈووکیٹ سید شمشاد زیدی سید رضوان شاہ خواجہ زبیر مجاہد حکیم لیاقت علی سید محبت علی شاہ حافظ عبدالسلام چوہدری محمد ضیاء خواجہ حاجی رفیق احمد جام عبدالجید جاوید حاجی فیصل اقبال خواجہ عبدالودود صدر بار ایسوسی ایشن امام بخش مظہر جنرل سیکرٹری محمد افضل صادق ایڈووکیٹ جام محمد اسلم جام عتیق اختر عباسی ڈو القرمین عزیز کے علاوہ سینکڑوں افراد موجود تھے۔ بعد ازاں اسٹنٹ کمشنر خانپور احمد رضا نے فیتہ کاٹ کر پلانٹ کا افتتاح کیا اور دعا کرائی گئی۔

تبلیغی و اصلاحی پروگرام

○ 10 نومبر بروز جمعرات بعد نماز مغرب بمقام جامع مسجد سلمان اہل حدیث (المعرف فداء الرحمن طیب والی) موٹا ایمن آباد خصوصی خطاب: مولانا حافظ محمد یوسف پسروری (لاہور) الداعی الی الخیر: قاری فداء الرحمن طیب، خلیفہ مسجد بذا

مولانا محمد صفدر عثمانی کو صدمہ!

○ مناظر اسلام مولانا محمد صفدر عثمانی گوجرانوالہ کی بھانج، شیخ الحدیث مولانا محمد یحییٰ گوندلوی کی ہمیشہ 31 اکتوبر بروز سوموار کوٹ بخت سنگھ شیخوپورہ میں انتقال فرمائیں۔ مرحومہ راحہ العقیدہ اور نہایت صابرہ وشاکرہ تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مولانا عثمانی نے پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

رابطہ: (مولانا محمد صفدر عثمانی) 0300-7464964

والے سالانہ مرکزی طلبہ سیمینار میں بھرپور شرکت کی دعوت دی۔ انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اہل حدیث طلبہ اب بیدار ہو چکے ہیں اور اپنی ذمہ داریاں باحسن انجام دے رہے ہیں۔ تحریک نفاذ ”اسلامی نصاب تعلیم“ کی اہمیت پہلے سے بھی بڑھ چکی ہے۔ اس کے لیے بھرپور کوششیں کرنا ہوں گی۔ اجلاس کے آخر میں شرکاء کی مشاورت سے حافظ محمد عثمانی حافظ رضوان احمد اور عبداللہ سلفی کو بالترتیب صدر، جنرل سیکرٹری اور پریس سیکرٹری منتخب کیا گیا۔

منجانب: حافظ طلحہ احسان پریس سیکرٹری ASF پاکستان

نامزدگی

○ قائد طلبہ عبدالقدیر فاروقی صدر ASF پاکستان نے حافظ محمد طیب کو صدر ASF سٹی تحصیل مرید کے حافظ طلحہ عامر کو جنرل سیکرٹری ASF سٹی تحصیل مرید کے اور حافظ عمر عبدالحمید کو آرگنائزر ASF جہلم مقرر کر دیا ہے۔

منجانب: حافظ طلحہ احسان پریس سیکرٹری ASF پاکستان

ضروری اعلان

○ اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے صدر حافظ فیصل افضل شیخ نے تنظیمی خدمات کے پیش نظر اور کسی بہتری کے لیے حافظ سیف اللہ کثیر پوری کو صدر اہل حدیث یوتھ فورس پنجاب اور حافظ محمد تقسیم کو جنرل سیکرٹری پنجاب نامزد کیا ہے۔

حافظ عامر صدیقی، جنرل سیکرٹری یوتھ فورس پاکستان

ضرورت رشتہ

○ لاہور 28 سال شیخ فیملی بی کام سرکاری ملازمہ 5 فٹ 10 انچ اہل حدیث کے لیے رشتہ درکار ہے۔ لاہور والے حضرات رابطہ کریں: 0324-4511687

خطبہ جمعہ المبارک

○ 11 نومبر 201ء کا خطبہ جمعہ المبارک مسجد ابوبکر اہل حدیث مال چک نمبر 67 ضلع فیصل آباد میں ملک ثناء اللہ صاحب آف بڈھا چک نمبر 102 ارشاد فرمائیں گے۔
الداعی الی الخیر: ابو محمد قاری عبدالستار قائم خطیب مسجد ہذا

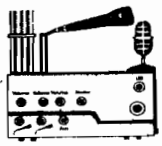
اظہار تعزیت

○ گزشتہ روز اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل تاندلیا نوالہ کا ایک اجلاس زیر صدارت پروفیسر ڈاکٹر محمد عباس طور منعقد ہوا جس میں ”بابائے عربی“ مولانا محمد بشیر سیالکوٹی کی دینی اور عربی زبان کی خدمات کو سراہا گیا اور ان کے لیے مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کی گئی۔

حافظ محمد زاہد ناظم نشر و اشاعت AYF تحصیل تاندلیا نوالہ

ہمارا عزم ہے جواں..... ہمارے ساتھ چلو

○ 9 اکتوبر بروز اتوار بعد نماز ظہر اہل حدیث سنوڈنٹس فیڈریشن حافظ آباد کے زیر اہتمام اجلاس کا اہتمام کیا گیا جس میں بطور مہمان خصوصی عبدالقدیر فاروقی صدر ASF پاکستان نے شرکت کی۔ اجلاس کے شرکاء کو صدر نے ASF کے مقاصد سے آگاہ کیا اور ASF پاکستان کے زیر اہتمام ہونے



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

سننے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ
055-4212804, 4226706-0300-6430029

مکمل ایمپلی فائر
خود تیار کردہ
دستیاب ہیں۔

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ) مساجد کے لئے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S
بھی دستیاب ہیں۔

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739
055-4213430

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مائیک)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت



ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر
اینڈ ساؤنڈ سسٹم

سپر سٹار

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

صرف ایک لاکھ روپے

عمرہ گروپ

19 دن

ٹکٹ

ویزہ

ٹرانسپورٹ

رہائش

روانگی **26 دسمبر 2016ء**

واپسی **13 جنوری 2017ء**

|||

رہائش مکہ **700-600 میٹر**

شارع الحجہ کبری سے پہلے

200-150 میٹر مرکزہ میں

|||

0300-4101107

0321-4133099

حافظ محمد اشرف قر

برائے رابطہ

اہل برائے مسجد اہل حد

مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

”جس نے اللہ کی رضا کے لیے ایک مسجد بنائی اللہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔“ (الحدیث)

احباب جماعت ضلع بھکر کے مضافات کے گاؤں 44/TDA میں مسجد اہل حدیث کے لیے برب سڑک ایک کنال قطعہ اراضی خرید لیا گیا ہے۔ الحمد للہ! جس کی کل قیمت 1300000 تیرہ لاکھ روپے ہے۔ مقامی احباب جماعت نے 300000 تین لاکھ روپے ادا کر دیے ہیں۔ باقی رقم تین ماہ میں ادا کرنا ہے۔ احباب جماعت ہم نے اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ معاہدہ کیا ہے۔ صاحب ثروت احباب جماعت سے خصوصی التماس ہے کہ اپنا خاص دست تعاون بڑھائیں اور پلاٹ کی خریداری میں حصہ دار بنیں۔

تصدیق: یاد رہے کہ اس گاؤں میں کوئی اہل حدیث مسجد نہیں اور اکثر نئے لوگ اہل حدیث ہوئے ہیں۔ دوسرے مکتب فکر کی مسجد میں نماز پڑھتے تھے جس سے انہوں نے منع کر دیا اور مسلک کی توہین بھی کی گئی اور یہ لوگ معاشی لحاظ سے مزدور طبقہ ہے اس لیے مستحق جگہ ہے خرچ کر نیوالے احباب آگے بڑھیں اور حصہ ڈال کر اللہ سے جنت میں گھر بنوائیں۔

0300-7272236
0346-7272236

حافظ محمد عرفان اسعد نائب ناظم تحصیل بھکر پرنسپل جامعہ اسلامیہ سیلفیہ جہان خان بھکر

کورسز ریورڈ اک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

یوبی ایل مکمل کرنٹ اکاؤنٹ نمبر
1084227875092

ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر
034575451199

رابطہ نمبر

0345-7545119
0313-7545119

نظریہ مفرد اعضاء

نظریہ مفرد اعضاء واضح کرتا ہے کہ ایک وقت میں مرض ہمیشہ ایک عضو میں کے غلیوں میں ہوتا ہے باقی اعضاء رئیسہ کے غلیات میں اُسکے اثرات ہوتے ہیں۔ علاج بھی اسی بیمار عضو کا ہونا چاہیے کامیاب علاج کیلئے بیک وقت تین طریقے اپنانے ہوتے ہیں پہلا یہ کہ علاج بالہدیر کیا جائے یعنی جسمانی اور نفسیاتی طور پر مناسب ماحول مہیا کیا جائے دوسرا یہ کہ موافق غذا سے بیمار عضو میں کی نشوونما کی جائے۔ تیسرا یہ کہ موافق مفردات، مرکبات سے بیمار عضو میں کی حالت تسکین کو حالت تحریک میں لا کر صحت بحال کی جائے چنانچہ اسی طریق پر درج ذیل 15 روزہ کورسز تیار کیے ہیں ان سے شفاء کاملہ و عاجلہ ہوگی انشاء اللہ۔

میرا طبی پس منظر یہ ہے کہ فاضل الطب والجمہات مستند درجہ اول ہوں 12 ایوارڈ اول گولڈ میڈل لے چکا ہوں طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں مختلف دوا ساز اداروں کا ناظم اعلیٰ اور مختلف اجتماعات پر بطور حکیم بے شمار بیضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ میرے تیار کردہ طبی کورسز میں کوئی نشہ آور کوئی زہریلی کوئی ایلوپیتھک دوا نہیں ہے۔

جس لیبارٹری سے چاہیں چیک کروائیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

| | | | | | | | |
|------------|-----------------|------------|--------------|---------------|--------------|-------------|---------------|
| اپنڈیکس | پتھری کردہ | یواسیر | عرق النساء | برص | بال چر | استسقا | امراض مردانہ |
| کانچ نکلتا | بولنا بند ہونا | سوزاک | کمر درد | رسولیاں | سمجھاپن | ہیموفیلیا | امصابی کمزوری |
| بھگند ر | تھنیر ابول | وجع الفاس | تشع وکراز | موٹاپا | کمی خون | امراض زنانہ | کمی سیرم |
| گیس | پرائیوٹ گلیٹنڈز | تھمر الفاس | مہرے مل جانا | ڈیلاپن | فالج | اٹھرا | ایز دھرمیاں |
| درد گردہ | سلس بول | گٹھیا | الرجی | بال گرنا | دل میں سوراخ | بے اولادی | نامروری |
| یوریا | آتشک | نقرس | چنبیل | بال سفید ہونا | میتا نائی ٹس | اولاد نہینہ | سدا جوانی |

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی نئی منڈی حبیب آباد تحصیل پتوکی ڈویژن لاہور
www.hakeemkarimBhatti.com

دجالا ٹریول اینڈ ٹورز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

تمام ائیر لائنز کی ٹکٹس اور

حج و عمرہ کیلئے

سپیشل پیکج

دستیاب ہے



ادیب الرحمن بن یوسف پسر داری

0340-4909353

0321-3400005

0613-6233327

ڈیوائن میگا ایل جی 12

نزد ہنڈ اپوائنٹ نیو ائیر پورٹ لاہور

ای میل: dajalatravel@gmail.com

CPL No
116

مقام

عید گاہ اہل حدیث محکمہ شکوہ

ذیہنگرائی

محمد رفیق

قاری محمد زور سجاد

عطا الرحمن عابد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مرکزی جمعیتہ اہل حدیث پاکستان

حاجت و امشکل کشا

ایک خدا ایک خدا

امام اعظم امام دین

رحمۃ اللعالمین

سالانہ 81 ویں انجمن

حلیہ تبلیغی

سیرۃ الاولیاء

احادیث

زیستار

جاوید اقبال

عبد الوارث

جموعۃ المبارک

عبداللہ امجد

2016 نومبر جمعہ، ہفتہ، اتوار **11-12-13**

مولانا علی محمد

عبد المنان

عبد القیوم

قاری محمد حسین

قاری محمد یونس

عبد الرشید

قاری محمد رفیع

قاری محمد رفیع

عبد الرشید

قاری محمد رفیع

قاری محمد رفیع

عبد الرشید

قائم مقام

قائم مقام

قائم مقام

قائم مقام

قائم مقام

قائم مقام

قائم مقام

قائم مقام

قائم مقام

0333-6765026 0302-4278396 0333-7684002

مرکزی جمعیتہ اہل حدیث پاکستان